وَرَتِّلِ الْقُرآنَ تَرْتِيلاً

القول السديد في علم التجويد

بقلم

قاري سلمان احمد محمدی میر

نظر ثانی وتنقیح

قاري محمد ابراهیم محمدی میر حفظه الله تعالی

فاضل مدینه یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا
القول السّديد
في
علم التجويد
بقلم
قاری سلمان أحمد
مدیر معہد
نظر ثانی و تنقیح:
فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم مدیر معہد
فاضل مدینہ یونیورسٹی
تقدیم
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الإسلامیۃ
مرکز إدارۃ الإصلاح پاکستان
(البدر) پھول نگر قصور

★ نام کتاب ——— القول السدید فی علم التجوید

★ نام مؤلف ——— قاری سلمان احمد میر محمدی

★ نظرثانی و تنقیح ——— فضیلۃ الشیخ قاری **محمد ابراهیم** میر محمدی

★ ناشر ——— كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

★ طبع اول ——— جولائی ۲۰۰۵ء

★ کمپوزنگ ——— قاری عبدالرشید قمر

★ پریس ——— دارالھدیٰ پرنٹنگ پریس

Mob:0300-9480166

يطلب من

۱۔ كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

بمركز إدارة الإصلاح باكستان

الجوال : 0333-4296679 الجوال : 0333-4358421

الجوال : 0333-4434193 الفاكس : 510716 - 0494

۲۔ كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية

بجامعة لاهور الإسلامية

الجوال : 0300-8869621 الجوال : 0300-4733764

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ تقدیم ﴾

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی حقیقی کلام ہے جو کہ عربی زبان میں نازل ہوئی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس بات کی صراحت ہے: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾ (۱) (قرآن کا نزول) صاف عربی زبان میں ہے

اس کلام حقیقی کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل فرشتوں کو خود سنایا۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يُنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا، وَطُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا﴾ (۲)

کہ بیشک اللہ جل شانہ نے زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل سورت طٰہٰ ویٰسٓ تلاوت کی۔ جب فرشتوں نے سنا، تو کہنے لگے: سعادت وعمدگی ہے اس امت کیلئے جس پر یہ نازل ہوگا۔ اور سعادت مند ہیں وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے (یاد کریں گے)۔ اور سعادت مند ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی۔

اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو جب یہ قرآن دیکر بھیجا تو ساتھ پڑھنے کی کیفیت بھی بیان کردی۔ اور فرمایا: ﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا﴾ (۳) اور ہم نے اس قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل کیساتھ) پڑھ کر سنایا ہے۔

---

(۱)- [الشعراء: ۱۹۵]

(۲)- [الدارمي / كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة طه ويس: رقم الحديث: ۳٤۱۵ - وإن كان فيه مقالاً]

(۳)- [الفرقان: ۳۲]

اور اسی کیفیت کی طلب اپنے پیارے پیغمبر سے بھی کی، اور حکم فرمایا: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (۴) اور تم بھی (اے میرے پیارے پیغمبر) قرآن مجید کو ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) کے ساتھ پڑھو- اس آیت میں صرف ترتیل کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ اس امر کی تاکید اور شدت ضرورت کو واضح کرنے کیلئے ﴿تَرْتِيلًا﴾ مصدر بھی لایا گیا جو کہ ترتیل کی ضرورت میں مبالغہ اور مزید تاکید کو واضح کر رہا ہے۔

غرض یہ کہ! رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھتے تھے- جیسا کہ ان کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے۔ (۵)

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے میں نزول قرآن کے ساتھ بڑی پیاری مماثلت بھی ہے کہ قرآن مجید کا نزول بھی ٹھہر ٹھہر کر تقریبا (۲۳) سال میں مکمل ہوا- اور پھر اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بڑی تسلی دی کہ یہ ٹھہر ٹھہر کر اتارنا اصل میں تثبیت قلب کیلئے بھی مرقع ہے۔ اور ساتھ ہی فرمادیا کہ ہم نے بھی یوں ہی ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) کیساتھ اسکو پڑھا ہے۔ کیونکہ ترتیل کے ساتھ پڑھنے سے ہی حقیقی فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تدبر و تفکر کے ساتھ مفاہیم کی گتھیاں سلجھاتا ہے اور شدت تأثر سے قلب میں اصل جلا پیدا ہوتی ہے۔

اسی لئے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو باری تعالیٰ نے تلاوت کرنے کا حق، گردانا ہے اور فرمایا: ﴿الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ (۶) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

تلاوت کا حق ترتیل ہے، جو صحابہ کرام نے اپنے معلم اول محمد عربی ﷺ سے سیکھا- چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ﴿لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَأُرَتِّلَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

---

(۴) - [المزمل:٤] (۵)- [ابن کثیر:٤/٥٥٩] (۶)- [البقرة:١٢١]

﴿أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ﴾ (۷) میں ایک سورت کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو پورے قرآن کو بغیر ترتیل کے پڑھنے سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے۔ (۸)

اور فرمایا کرتے تھے: ﴿لَا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الرَّمْلِ، وَلَا تَهُذُّوهُ هَذَّ الشِّعْرِ، قِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ، وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ، وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ﴾ (۹) کہ قرآن مجید کو ریت کی طرح مت بکھیرو۔ اور نہ ہی اشعار کیطرح گا کر پڑھو۔ اور بعض روایات میں ﴿وَلَا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ﴾ کہ ردّی کھجور کی طرح نہ پھینکو۔ گویا مطلوب انکا یہ ہے کہ اتنا تیز نہ پڑھو کہ معانی کا خیال نہ رہے اور اتنا ڈھیلا بھی نہ پڑھو کہ اس کی ساخت ہی بدل جائے اور وہ اشعار بن جائیں۔

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی ترتیل کو زندگی کے اندر معیار صحت قرآن بنایا اور اس پر پابندی خود بھی کی اور دوسروں کو کروائی۔ چنانچہ موسیٰ بن یزید الکندی بیان کرتے ہیں کہ! ﴿كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يُقْرِئُ الْقُرْآنَ رَجُلًا فَقَرَأَ الرَّجُلُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ﴾ مُرْسَلَةً، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ: مَا هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ كَيْفَ أَقْرَأَكَهَا يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ﴾ فَمَدَّهَا﴾ (۱۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ تو اس نے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

(۷) [التبیان فی حملة القرآن:ص/۷۰ - وشبهه فی فتح الباری :۹/۱۱۲]

(۸) [فتح الباری: ۹/۱۱۵] (۹) [ابن کثیر: ٤/۵۵۹]

(۱۰) [السلسلة الصحیحة : ۲۲۳۷، الدر المنثور :۳/۲۵۰ والنشر : ۱/۳۱۵]

﴿ وَالْمَسَاكِيْنَ ﴾ کو پڑھا اور ﴿ لِلْفُقَرَآءِ ﴾ میں مد نہیں کی، تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا، تو اس آدمی نے عرض کیا: کہ اے ابوعبدالرحمٰن پھر بتاؤ اللہ کے رسول ﷺ نے کس طرح آپ کو پڑھایا؟ پھر انہوں نے ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ ﴾ کو پڑھا اور (لِلْفُقَرَآءِ) پر مد کی۔

حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ صحابہ کرام ترتیل کو جزو لازمی خیال کرتے، حتی کہ مدود کی مقدار میں بھی کمی وبیشی برداشت نہ کرتے اور پھر ان تمام امور کی نسبت بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے تھے۔

یہی صحابی عبداللہ بن مسعودؓ حکم دیا کرتے تھے: ﴿ جَوِّدُوا الْقُرْآنَ وَزَيِّنُوهُ بِأَحْسَنِ الْأَصْوَاتِ ﴾(۱۱) قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھا کرو اور اس کو اچھی آوازوں کے ساتھ مزین کیا کرو۔ گویا کہ انہوں نے ترتیل کی تفسیر کی ہے۔ جس طرح علیؓ نے ترتیل کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ﴿ التَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ ﴾(۱۲) ترتیل کا معنی حروف کی تجوید (حروف کی صحیح مخارج وصفات کے ساتھ ادائیگی) اور وقوف کی معرفت حاصل کرنا۔

یہی وہ تقریر وتوضیحات وتعامل صحابہ تھا جس کی بنیاد پر تجوید کے قواعد عجمیوں کی آسانی کیلئے مرتب کیے گئے۔ اور انہی قواعد (ترتیل) کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت پر کل

---

(۱۱) [النشر: ۱/ ۲۱۰، والوجیز للقرطبی: ص/۸۸]

(۱۲)[النشر: ۱/ ۲۰۹، ولطائف الإشارات: ۱/ ۲۲۰، ونهاية قول المفيد: ص۔۷، ومنار الهدى في الوقف والابتداء: ص۔۵، وعمدة البيان: ص۔۲۱، وشرح الجزرى لابن يالوشه: ص۔۱۹، ۲۰، وشرح طيبة النشر: ص۔۳۵، وشرح الجزرية لملا على: ص/ ۲۰]

قیامت کو بشارت ملے گی۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَأُهَا ﴾ (۱۳) قاری قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن مجید کو پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا آج بھی اسیطرح پڑھ۔ تیری منزل وہاں ہے جہاں تو آخری آیت کی تلاوت کرے گا۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ترتیل کی نعمت سے مالا مال فرمائے اور ہمارے اندر اس ترتیل کے حصول کی حرص مزید پیدا فرمائے۔ بقول ابن الجزری:

فَلْيَحْرِصِ السَّعِيدُ فِي تَحْصِيلِهِ وَلَا يَمَلُّ قَطُّ مِنْ تَرْتِيلِهِ

پس سعادتمند کو اس (قرآن مجید) کے حصول میں حرص کرنی چاہیے اور قرآن مجید کی ترتیل میں کبھی بھی تھکنا نہیں چاہیے۔ اور اللہ رب العزت کل قیامت کے دن اس قرآن مجید کو ہمارے لیے سفارشی بنائے۔ بقول شاطبیؒ:

وَيَجْعَلُنَا مِمَّنْ يَكُونُ كِتَابُهُ شَفِيعًا لَهُمْ إِذَا مَا نَسُوهُ فَيُمْحَلَا

قارئین کرام! ہر دور میں اللہ رب العزت قرآن مجید (کو تجوید کے ساتھ پڑھنے پڑھانے) کی خدمت کیلئے چند اشخاص کو چن لیتے ہیں۔ اور یہ بڑی سعادتمندی کی بات ہے۔ انہیں سعادتمند شخصیات میں [جناب قاری سلمان احمد میر محمدی] صاحب ہیں، جنہوں نے تجوید وقراءات سے فراغت کے بعد معروف علمی دانش گاہ [جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) لاہور] میں پانچ سال تک تجوید وقراءات کی تدریس کی۔

(۱۳) [صحیح الجامع: ۸۱۲۲، وصحیح أبی داؤد: ۱۳۱۷، والترمذی: ۲۹۱٤، واحمد: ۲/۱۹۲]

بعدازاں ان کی خدمات [کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ] البدر پھول نگر قصور میں حاصل کی گئی۔ جہاں وہ گذشتہ چار سال سے بتوفیق اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ شکر اللہ سعیہ ویبارک فی جھودہ .(آمین)

[کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ] گذشتہ تین سال سے حفاظ کیلئے ایک ماہ کے ریفریشر کورس کا گرمیوں کی چھٹیوں میں اہتمام کررہا ہے۔جس میں مکمل تجوید کے قواعد پڑھائے جاتے ہیں۔

گذشتہ تین سالوں سے اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ ایک کتابچہ ترتیب دیا جائے، جوکہ نصابی طور پر پہلی کلاس میں پڑھایا جائے، اور ریفریشر کورس کے طلباء بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ ہمارے فاضل بھائی [جناب قاری سلمان احمد میر محمدی] نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی بہترین سعی کی ہے اور بڑی مستعدی کے ساتھ اس کو مکمل کیا۔اللہ ان کا یہ عمل میزان حسنات میں شامل فرمائے۔آمین! ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

﴿ادارۃ﴾

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان

البدر پھول نگر ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿مبادیات تجوید﴾

تجوید کا لغوی معنی: عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** قرآنی حروف کو ان کے مخارج اور جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

اکثر بڑی غلطیاں حروف کے مخارج اور صفات درست نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔اسی لیے ''مخارج اور صفات'' میں ماہر ہونے کو ہی ''حقیقت تجوید'' کہا جاتا ہے۔اور لہجہ وخوش آوازی سے پڑھنا ایک محبوب ''اندازِ تلاوت'' ہے، لیکن گا کر پڑھنا جس سے قرآن کا تقدس مجروح ہو جائز نہیں۔

موضوع : حروف تہجی، یعنی الف سے لے کر یاء تک کے ۲۹ حروف۔اور ان کو (حروف ہجا) اور (مفردات) بھی کہتے ہیں۔

غرض وغایت: تصحیح حروف ہے۔یعنی تجوید پڑھنے کے بعد قرآن اس طرح ادا ہوگا جس طرح نازل ہوا ہے۔

فضیلت: یہ علم تمام علوم سے افضل ہے کیونکہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے۔

حکم : تجوید کے تفصیلی قواعد سیکھنا فرض کفایہ ہے اور قواعد کے مطابق پڑھنا فرض عین ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے۔کیونکہ تلاوت قرآن عبادت ہے، اور ہر عبادت کی مخصوص کیفیات توقیفی ہوتی ہیں، جن کو بجالانے سے ہی عبادت قبول ہوتی ہے۔

ارکان تجوید: تجوید کے چار ارکان ہیں:

۱۔ مخارج حروف کی پہچان۔ ۲۔ صفات حروف کی پہچان۔

۳۔ تجوید کے تمام قواعد کی پہچان۔ ۴۔ زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا۔

﴿نوٹ﴾:

ادائیگی میں مکمل مہارت کسی تجربہ کار استاد سے (روبرو) سیکھنے کے بغیر ممکن نہیں۔

﴿لحن اور اس کی اقسام﴾

لحن کا لغوی معنی: غلطی۔ اور اصطلاحی معنی: قرآنی حروف کو قواعدِ تجوید کے خلاف اور غلط پڑھنا۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: (۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

﴿لحن جلی﴾

لغوی معنی: بڑی اور نمایاں غلطی۔ اور اصطلاحی معنی: مخارج وصفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا۔

﴿لحن جلی کی اقسام﴾

۱۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾ کی جگہ (اَلْهَمْدُ) پڑھنا۔

۲۔ کسی حرف کو بڑھا دینا۔ جیسے: ﴿نَعْبُدُ﴾ کی جگہ (نَعْبُدُوْ) پڑھنا۔

۳۔ کسی حرف کو کم کر دینا۔ جیسے: ﴿اِيَّاكَ﴾ کی جگہ (اِيَّكَ) پڑھنا۔

۴۔ حرکات وسکنات کو ایک دوسرے کی جگہ پر پڑھنا۔ جیسے: ﴿اَنْـعَـمْـتَ﴾ کی جگہ (اَنْعَمْتُ)۔ ﴿اِهْدِنَا﴾ کی جگہ (اِهِدِنَا)۔ ﴿صَلَقْنَا﴾ کی جگہ (صَلَقُنَا) پڑھنا۔

۵۔ مخفف حرف کی جگہ مشدد اور مشدد کی جگہ مخفف پڑھنا۔ جیسے: ﴿مَالِكِ﴾ کی جگہ (مَالِّكِ) اور ﴿اِيَّاكَ﴾ کی جگہ (اِيَاكَ) پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم: یہ حرام ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن میں ایسی غلطی بسا اوقات گناہ کبیرہ کا سبب بنتی ہے۔ (اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذَالِكَ) .

لحن خفی

لغوی معنی: چھوٹی اور پوشیدہ غلطی - اور **اصطلاحی معنی:** تحسین حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں کمی بیشی کرنا - مثلاً: ترقیق، تفخیم، اخفاء، ادغام، اقلاب اور مدو فرعیہ وغیرہ کو غلط ادا کرنا۔

لحن خفی کا حکم: یہ مکروہ ہے۔ لیکن بچنا اس سے بھی ضروری ہے، تاکہ "تلاوتِ قرآن" کی عبادت کو کامل صحت کے ساتھ بجالایا جاسکے۔

تلاوت قرآن کے مراتب

تحقیق | ترتیل | تدویر | حدر
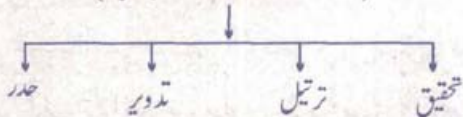
(۱) **تحقیق:** قرآن کی تلاوت انتہائی ٹھہراؤ اور صفائی سے کرنا۔ جیسا کہ مبتدی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے۔

(۲) **ترتیل:** قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

(۳) **حدر:** قرآن کی تلاوت تیز تیز کرنا۔ جیسا کہ بالعموم تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

(۴) **تدویر:** قرآن کی تلاوت (ترتیل اور حدر کی) درمیانی کیفیت سے کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جہری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: چاروں مراتب میں مخارج وصفات اور قواعد تجوید کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ابتداء کی اقسام

(تعوذ وبسملہ کے اعتبار سے)

(۱) اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے کی جائے۔ تو (أَعُوذُ بِاللّٰه) کے ساتھ (بِسْمِ اللّٰه) بھی پڑھنا ضروری ہے۔

مثلاً : أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥

(۲) اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے درمیان سے کی جائے۔ تو (أَعُوذُ بِاللّٰه) ضروری ہے اور (بِسْمِ اللّٰه) میں اختیار ہے۔

مثلاً : أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - وَمِنَ النَّاسِ - یا أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - وَمِنَ النَّاسِ ٥

(۳) اگر تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت درمیان سے شروع ہو جائے۔ تو صرف (بِسْمِ اللّٰه) ہی پڑھیں گے۔ مثلاً : وَلَا الضَّآلِّيْنَ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - الٓمّٓ

﴿نوٹ﴾: سورت توبہ کے شروع میں کسی حالت میں بھی بسملہ نہیں پڑھیں گے۔ یعنی چاہے تلاوت کی ابتداء سورت توبہ سے کی جائے، یا پڑھتے پڑھتے سورت توبہ شروع کی جائے۔

ابتداء کی اقسام

ابتداء تلاوت ابتداء سورت	ابتداء تلاوت درمیان سورت	ابتداء سورت درمیان تلاوت
تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں۔	تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے۔	صرف بسملہ پڑھیں گے۔
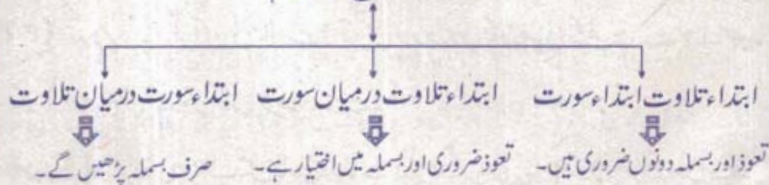
ابتداء کی اقسام

(فصل وصل کے اعتبار سے)

(۱) ابتداء تلاوت ابتداء سورت
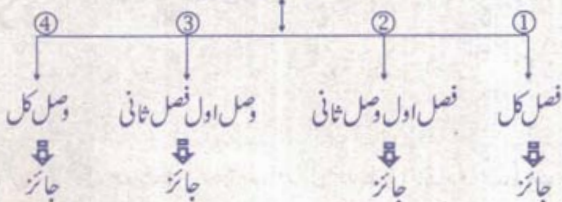
تفصیل:

(۱) **فصل کل:** (استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو الگ الگ سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۲) **فصل اول وصل ثانی:** (استعاذہ کو الگ سانس سے اور بسملہ و سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۳) **وصل اول فصل ثانی:** (استعاذہ و بسملہ کو ایک سانس سے اور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۴) **وصل کل:** (استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۲) ابتداء سورت درمیان تلاوت

(صرف بسملہ پڑھیں گے۔)
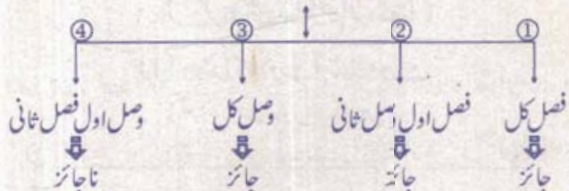
تفصیل:

(۱) **فصل کل:** (پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء کو الگ الگ سانس سے پڑھنا۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ الٓمّٓ○

(۲) **فصل اول وصل ثانی:** (پچھلی سورت کے آخر کو الگ سانس سے اور بسملہ و اگلی سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ الٓمّٓ○

(۳) **وصل کل:** (پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ الٓمّٓ○

(٤) **وصل اول فصل ثانی:** (پچھلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ایک سانس سے اور اگلی سورت کی ابتداء کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ الٓمّٓ○

ابتداء سورۃ براءت درمیان تلاوت

تفصیل : سورت الانفال کو ختم کر کے، سورت براءت کی ابتداء کی جائے۔ تو بسم اللہ پڑھے بغیر درج ذیل تین صورتیں جائز ہیں۔

(۱) **فصل**: (سورت انفال کے آخر کو الگ سانس سے اور سورت براءت کی ابتداء کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۲) **سکتہ**: (سورت انفال کے آخر پر تھوڑا سا رک کر بغیر سانس توڑے سورت براءت سے ابتداء کرنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۳) **وصل** : (سورت انفال کا آخر اور سورت براءت کی ابتداء کو ایک سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۳) ابتداء تلاوت درمیان سورت

(تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے)

تعوذ

فصل — جائز ہے

وصل — شرط کے ساتھ جائز ہے

شرط: آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ اور محبوبین (انبیاء، مومنین، جنت وغیرہ) کا نام نہ ہو۔

بسملہ

فصل — (فصل کل اور وصل اول فصل ثانی) — جائز ہے

وصل — (وصل کل اور فصل اول وصل ثانی) — شرط کے ساتھ جائز ہے

شرط: آیت کے شروع میں ملعونین (شیطان اور فرعون وغیرہ) کا نام نہ ہو۔

تفصیل:

☆ <u>اگر بسملہ نہ پڑھی جائے تو درج ذیل دو صورتیں بنتی ہیں۔</u>

(۱) **فصل** : (استعاذہ کو الگ سانس سے اور کسی سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے

پڑھنا)۔ جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ وَمِنَ النَّاسِ...... (اور یہ مطلقاً جائز ہے)۔

(۲) وصل: (استعاذہ اور کسی سورت کے درمیان کو ایک سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَمِنَ النَّاسِ...... (اور یہ شرط کے ساتھ جائز ہے)۔

شرط یہ ہے: کہ آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی نام اور اسی طرح انبیاء کرام، مؤمنین اور جنت کا تذکرہ نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو۔

جیسے : أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ، جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ، هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ اللَّيْلَ

☆ اور اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ بھی پڑھی جائے تو درج ذیل چار صورتیں بنتی ہیں۔

(۱) فصل کل: (استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو الگ الگ سانس سے پڑھنا)۔

(۲) وصل اول فصل ثانی: (استعاذہ اور بسملہ کو الگ سانس سے اور سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا۔ (اور یہ دونوں صورتیں مطلقاً جائز ہیں)۔

(۳) وصل کل: (استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو ایک ہی سانس سے پڑھنا)۔

(۴) فصل اول وصل ثانی: (استعاذہ کو الگ سانس سے، اور بسملہ وسورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ (اور یہ دونوں صورتیں شرط کے ساتھ جائز ہیں)۔

شرط یہ ہے: کہ آیت کے شروع میں ملعونین (مثلاً شیطان، فرعون وغیرہ) کا نام اور اسی طرح جہنم کا تذکرہ نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو۔

جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ، جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ، فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ، اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ

﴾مخارج کا بیان﴿

مخارج، مخرج کی جمع ہے، اور **مخرج کا لغوی معنی**: ''نکلنے کی جگہ'' اور **اصطلاحی معنی**: حرف کے نکلنے کی جگہ۔ لہٰذا انتیس (۲۹) حروف تہجی کے نکلنے کی جگہوں کو ہی مخارج کہا جاتا ہے۔

مخارج کی تعداد: اس میں قراء کا اختلاف ہے۔

۱۔ خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک مخارج کی تعداد سترہ ہے۔ اور ان کی تائید امام جزریؒ نے کی ہے۔

۲۔ علامہ سیبویہؒ کے نزدیک مخارج کی تعداد سولہ ہے۔ اور ان کی تائید امام شاطبیؒ نے کی ہے۔

۳۔ امام فراء کے نزدیک مخارج کی تعداد چودہ ہے۔ اور ان کی تائید قطربؒ، جرمیؒ اور ابن کیسانؒ وغیرہ نے کی ہے۔

مخارج کی اقسام:

مخارج کی دو قسمیں ہیں: (۱) مخرج محقق (۲) مخرج مقدر

مخرج محقق: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز ٹک جائے۔ تو یہ (مخرج محقق) ہے۔

مخرج مقدر: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز نہ ٹکے۔ جیسے: (جوف دہن) یا ان اجزاء (حلق، لسان، شفتان) سے اس کا تعلق نہ ہو۔ جیسے: (خیشوم) تو یہ (مخرج مقدر) ہے۔

﴾نوٹ﴿: مخرج محقق تین ہیں: (۱) حلق (۲) لسان (۳) شفتان

مخرج مقدر دو ہیں: (۱) جوف دھن (۲) خیشوم

اصول مخارج
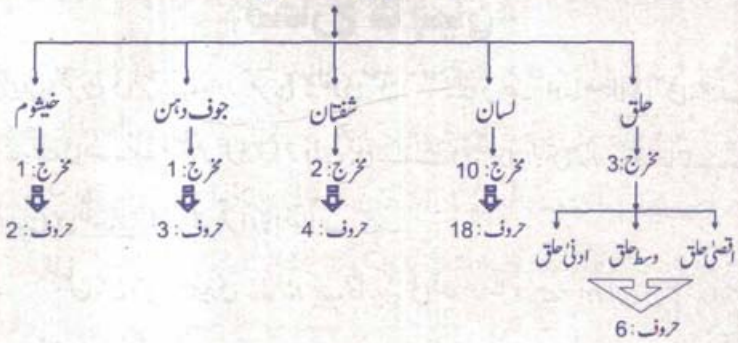
اصول مخارج کی تفصیل

اصل اول: حلق
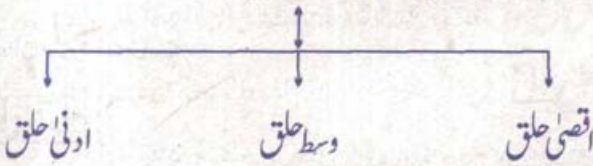
۱۔ اقصیٰ حلق: یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف ہے۔ اس سے (ء ھ) نکلتے ہیں۔

۲۔ وسط حلق: یعنی حلق کا درمیان والا حصہ۔ اس سے (ع ح) نکلتے ہیں۔

۳۔ ادنیٰ حلق: یعنی حلق کا منہ کی طرف والا حصہ۔ اس سے (غ خ) نکلتے ہیں۔

مخرج کے اعتبار سے ان کو "**حروف حلقیہ**" کہتے ہیں۔

﴿ اصل ثانی : لسان ﴾

اقصیٰ لسان	وسط لسان	حافہ لسان	طرف لسان	رأس لسان
مخرج: 2	مخرج: 1	مخرج: 1	مخرج: 3	مخرج: 3
حروف: 2	حروف: 3	حرف: 1	حروف: 3	حروف: 9
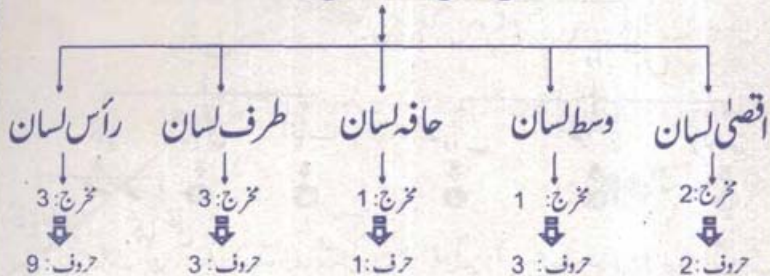
﴿ اقصیٰ لسان ﴾ :

مخرج نمبر ا: اقصیٰ لسان یعنی زبان کی جڑ اور بالمقابل اوپر کا تالو۔ اس سے (ق) نکلتا ہے۔

مخرج نمبر ۲: اقصیٰ لسان "ق" کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر زبان اور اوپر کا تالو۔ اس سے (ك) نکلتا ہے۔ ان دونوں کو مخرج کے اعتبار سے "**لهويه ، لهاتيه**" کہتے ہیں۔

﴿ وسط لسان ﴾ :

مخرج: وسط لسان اور اوپر کا تالو۔ اس سے (ج ش ی "لین اور متحرک") نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے "**شجريه**" کہتے ہیں۔

﴿ **نوٹ** ﴾: آگے جو مخارج بیان ہونگے ان کا تعلق چونکہ دانتوں سے ہے۔ اس لیے پہلے دانتوں کے ناموں کو نقشہ و نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں تا کہ دانتوں کے نام آسانی سے یاد ہو جائیں۔

نقشہ

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار رباعی ہیں دو دو

ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو

ضواحک ہیں چار طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

تفصیل: سامنے کے چار دانتوں کو (ثنایا) کہتے ہیں۔ اوپر والے دو کو (ثنایا علیا) اور نیچے والوں کو (ثنایا سفلی) کہتے ہیں۔ (ثنایا) کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار دانتوں کو (رَباعی) اور (کواسر) کہتے ہیں۔ (رباعی) کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار دانتوں کو (انیاب) اور (قواطع) کہتے ہیں۔ (انیاب) کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار ڈاڑھوں کو (ضواحک) کہتے ہیں۔ (ضواحک) کے ساتھ تین تین اوپر نیچے دائیں بائیں بارہ ڈاڑھوں کو (طواحن) کہتے ہیں۔ (طواحن) کے

ساتھ بالکل آخر میں ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار ڈاڑھوں کو (نواجذ) کہتے ہیں۔

ان ضواحک، طواحن، نواجذ کو اضراس کہتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾: ان ۳۲ دانتوں میں سے ۱۲ ادانت اور ۲۰ ڈاڑھیں ہیں۔

﴿حافہ لسان﴾:

مخرج: زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑوں سے لگے۔اس سے (ض) نکلتا ہے۔خواہ دائیں طرف سے لگے یا بائیں طرف سے اور بیک وقت دونوں طرف سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔اس کو مخرج کے اعتبار سے ''**حافیہ**'' کہتے ہیں۔
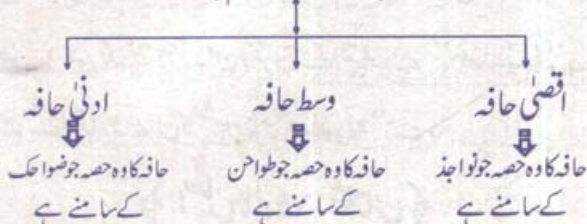
﴿طرف لسان﴾:

مخرج نمبر ۱: زبان کا کنارہ مع ادنیٰ حافہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے۔اس سے (ل) نکلتا ہے۔

مخرج نمبر ۲: زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی، اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے (ن) نکلتا ہے۔

مخرج نمبر۳: زبان کا کنارہ مع پشت زبان جب ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے (ر) نکلتی ہے۔ ان تینوں کو مخرج کے اعتبار سے **"طرفیہ، ذلقیہ"** کہتے ہیں۔

﴿ راس لسان ﴾ :

مخرج نمبر۱: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔ اس سے **(ط د ت)** نکلتے ہیں۔ ان کو باعتبار مخرج **"نطعیہ"** کہتے ہیں۔

مخرج نمبر۲: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا اندرونی کنارہ (جو کہ مسوڑوں کے قریب ہے) ۔اس سے **(ظ ذ ث)** نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے **"لثویہ"** کہتے ہیں۔

مخرج نمبر۳: زبان کی نوک جب ثنایا سفلی اور علیا کے اندرونی کناروں سے لگے۔ اس سے **(ص ز س)** نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے **"اَسَلِیَّہ"** کہتے ہیں۔ جب کہ صفت کے اعتبار سے ان کا مشہور نام **"صفیریہ"** ہے

﴿ اصل ثالث: شفتان ﴾

مخرج نمبر۱: دونوں ہونٹ۔ اس سے **(ب م و "لین اور متحرک")** نکلتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے: کہ **(ب)** ہونٹوں کی تری سے اسی لیے اسے **"بحری"** کہتے ہیں۔ **(م)** ہونٹوں کی خشکی سے اسی لیے اسے **"بری"** کہتے ہیں۔ **(و)** دونوں ہونٹوں کے گول ناتمام ملنے سے ادا ہوتی ہے۔

مخرج نمبر۲: نیچے والے ہونٹ کا شکم (تری والا حصہ) اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ اس سے **"ف"** نکلتی ہے۔ ان چاروں کو مخرج کے اعتبار سے **"شفویہ"** کہتے ہیں۔

اصل رابع: جوف دہن

مخرج: جوف دہن (منہ کے اندر کا خالی حصہ)۔اس سے "حروف مدہ": (الف و ی) نکلتے ہیں۔ان کو مخرج کے اعتبار سے "جوفیہ ، ہوائیہ ، مدیہ" کہتے ہیں۔

اصل خامس: خیشوم

مخرج : خیشوم یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ۔اس سے نون اور میم کا (غنّہ) نکلتا ہے۔

مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب دس ہیں:

۱۔ حلقیہ ۲۔ لہاتیہ ۳۔ شجریہ ۴۔ حافیہ ۵۔ طرفیہ،ذلقیہ

۶۔نطعیہ ۷۔ صفیریہ ۸۔ شفویہ ۹۔ جوفیہ،ہوائیہ،مدیہ ۱۰۔غنہ

حرف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ: جس حرف کی صحیح ادا معلوم کرنی ہو۔تو اس کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ مفتوح لگا کر ادا کیا جائے۔اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ختم ہو،تو حرف صحیح ادا ہوگا،ورنہ غلط۔

﴿صفات کا بیان﴾

صفات ،صفت کی جمع ہے،اور صفت کا **لغوی معنی**: حالت اور کیفیت - اور **اصطلاحی معنی**:
وہ حالتیں اور کیفیات ہیں جو حروف میں (مخارج سے ادا ہوتے وقت) پائی جاتی ہیں-
مثلاً: آواز کا موٹا ہونا یا باریک ہونا۔ آواز کا مثل سیٹی کے نکلنا۔ آواز میں جھٹکا سا ہونا وغیرہ۔

﴿صفات کے فوائد﴾

صفات کے تین فائدے ہیں:

(۱) جن حرفوں کے مخرج ایک ہیں ، صفات کے ذریعے ان میں فرق کیا جاتا ہے۔
مثلاً: ﴿صفت استعلاء﴾ اگر نہ ہوتی، تو (ت ط)، (ذ ظ)، (س ص) میں کوئی فرق نہ رہتا۔

(۲) صفات کے ذریعے قوی حروف اور ضعیف حروف کی پہچان ہوتی ہے۔

(۳) صفات کے ذریعے ہی حروف کی صحیح ادائیگی اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے، عربی زبان کی یہی وہ خوبی ہے جو عجمی زبانوں میں نہیں ہے۔

﴿صفات لازمہ وعارضہ میں فرق﴾

۱۔ صفات لازمہ ہر حال میں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ صفات عارضہ کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔

۲۔ صفات لازمہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں۔ اور صفات عارضہ چند حروف میں پائی جاتی ہیں۔

۳۔ صفات لازمہ میں غلطی کرنے کو لحن جلی۔ اور صفات عارضہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔

۴۔ صفات لازمہ کسی سبب پر موقوف نہیں ہوتی۔ جب کہ صفات عارضہ کسی سبب پر موقوف ہوتی ہیں۔

صفات لازمہ وعارضہ کے نام:

صفات لازمہ: کو ذاتیہ، ممیّزہ اور مقومہ کہتے ہیں۔

صفات عارضہ: کو محسنہ، مزینہ اور محلیہ کہتے ہیں۔

﴿صفات لازمه متضاده﴾
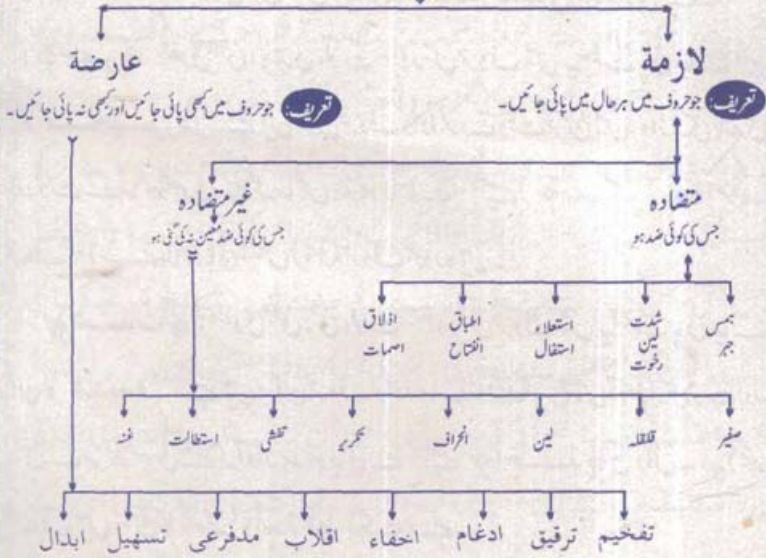
☆ ﴿همس﴾ : لغوی معنی: پستی، ضعف- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مهموسه'' کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی پستی اور کمزوری کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے- جیسے: ﴿يَلْهَثْ﴾ کی ث۔ حروف مہموسہ دس ہیں، جن کا مجموعہ (فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ) ہے۔

☆ ﴿جهر﴾: لغوی معنی: بلندی، قوت- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مجهوره'' کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس بند ہو جاتا ہے- جیسے: ﴿مَأْكُولٌ﴾ کا ہمزہ۔ حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس (۱۹) حروف مجہورہ ہیں۔

☆ ﴿شدت﴾ : لغوی معنی: سختی، قوت- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''شديده'' کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی قوت اور سختی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہو جاتی ہے- جیسے: ﴿أَحَدٌ﴾ کی دال۔ یہ آٹھ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ) ہے۔

☆ ﴿رخوت﴾ : لغوی معنی: نرمی- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''رخوه'' کہتے ہیں- ان حروف کو اداء کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی نرمی سے ٹھہرتی ہے کہ آواز جاری رہتی ہے- جیسے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ کی سین۔ یہ سولہ حروف ہیں، جو کہ آٹھ (۸) شدیدہ اور پانچ (۵) متوسطہ کے علاوہ ہیں۔

☆ ﴿توسط﴾: لغوی معنی: درمیانی حالت- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان

کو "متوسطہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں نہ تو (شدیدہ) کی طرح سختی ہوتی ہے اور نہ ہی (رخوہ) کی طرح نرمی ہوتی ہے۔ بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے- جیسے: ﴿الْفَجْرِ﴾ کی راء۔ یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (لِنْ عُمَرَ) ہے۔

☆ ﴿استعلاء﴾: لغوی معنی: بلند ہونا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مستعلیہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب اُٹھتی ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿قُلْ﴾ کا ق- یہ سات حروف ہیں، جن کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے۔

☆ ﴿استفال﴾ : لغوی معنی: نیچے رہنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مستفلہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی، جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿كَذٰلِكَ﴾ کا ذال۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس (۲۲) حروف مستفلہ ہیں۔

☆ ﴿اطباق﴾: لغوی معنی: ڈھانپنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مطبقہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو کو ڈھانپ لیتا ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿الصِّرَاطَ﴾ کا ص۔ یہ چار حروف ہیں، جن کا مجموعہ (صَطْ، ضَظْ) ہے۔

☆ ﴿انفتاح﴾: لغوی معنی: کھلا رہنا، جدا رہنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "منفتحہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے- جیسے: ﴿الْبُيُوْتُ﴾ کی ت۔ مطبقہ حروف کے علاوہ باقی پچیس (۲۵) حروف منفتحہ ہیں۔

☆ ﴿ازلاق﴾: لغوی معنی: پھسلنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مزلقه" کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارہ سے بہت سہولت سے پھسل کر ادا ہوتے ہے۔ جیسے: ﴿عَلَيْهِمْ﴾ کی میم۔ حروف مزلقہ چھ ہیں، جن کا مجموعہ "فَرَّمِنْ لُبّ" ہے۔

☆ ﴿اصمات﴾: لغوی معنی: رکنا، خاموش رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مصمته" کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کا ضاد۔ مزلقہ چھ حروف کے علاوہ باقی تیئس (۲۳) "حروف مصمته" ہیں۔

﴿صفات لازمه غير متضاده﴾

☆ ﴿صفير﴾: لغوی معنی: سیٹی کی طرح تیز آواز۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "صفيريه" کہتے ہیں، اور وہ (ص ز س) ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے تیز مثل سیٹی کے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے: ﴿النَّاسُ﴾ کی سین۔

☆ ﴿قلقله﴾: لغوی معنی: جنبش دینا، حرکت دینا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "قلقله" کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش اور حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے: ﴿قَدْ﴾ کی دال۔ یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (قُطْبُ جَدٍّ) ہے۔

<u>قلقلہ کے پانچ مراتب ہیں:</u>

۱۔ مشدد حرف پر وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿بِالْحَقّ﴾

۲۔ ساکن حرف پر وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿السُّجُوْدْ﴾

۳۔ مشدد حرف پر وقف نہ کیا جائے۔ جیسے: ﴿مِنْ رَّبِّكَ﴾

۴۔ ساکن حرف پر وقف نہ کیا جائے۔ جیسے: ﴿فَوَسَطْنَ﴾

۵۔ متحرک حرف جیسے: ﴿قَالَ﴾

☆ ﴿لیــن﴾: لغوی معنی: نرم ہونا، آسان ہونا۔ اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو "لینیّہ" کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے ایسی نرمی اور آسانی سے ادا ہوتے ہیں، کہ اگر ان پر کوئی مد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ جیسے ﴿خَوْفٌ ، قُرَيْشٌ﴾ یہ دو حروف ہیں: (و ی) جب کہ ساکن ماقبل مفتوح ہوں۔

☆ ﴿انحــراف﴾: لغوی معنی: پھرنا، لوٹنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "منحرفه" کہتے ہیں، اور وہ (ل ر) ہیں۔ جن کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ ایک دوسرے کے مخرج کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ جیسے ﴿اَلْأَرْضَ﴾ کی لام، راء۔

☆ ﴿تـكـريـر﴾: لغوی معنی: بار بار ہونا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف "مـكـرَّره" کہتے ہیں، اور وہ (ر) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت آواز میں کپکپی پائی جاتی ہے جس سے تکرار سا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے ﴿الرَّحْمٰنُ﴾ کی راء۔

تکرار کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حقیقی تکرار (۲) مشابہ تکرار

﴿نوٹ﴾: حقیقی تکرار سے بچنا۔ اور مشابہ تکرار کو اختیار کرنا چاہیے۔

<u>صفت تکریر کی ادائیگی کا طریقہ</u>: راء کی ادیگی کے وقت پشت زبان کو اوپر تالو سے مضبوطی کے ساتھ لگائیں تاکہ لرزہ پیدا نہ ہو، اگرچہ راء مشدد ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ لرزہ (کپکپی) پیدا ہونے سے حقیقی تکرار لازم آئے گا، جو کہ صحیح نہیں۔ جیسے ﴿الرَّحْمٰنِ ، الرَّحِيْمِ﴾

☆ ﴿تــفـشـــى﴾: لغوی معنی: پھیلنا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "متفشِّی" کہتے ہیں، اور وہ (ش) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے۔ جیسے: ﴿قُرَيْشٍ﴾ کی ش۔

☆ ﴿استطالت﴾: لغوی معنی: لمبا کرنا، دراز کرنا۔ اور جس حروف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "مستطیل" کہتے ہیں، اور وہ (ض) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز دراز رہتی ہے۔ جیسے: ﴿الضَّآلِّیْنَ﴾ کی ض۔

☆ ﴿غنہ﴾ : لغوی معنی: گنگناہٹ۔ اور اصطلاحی معنی: وہ ایک ایسی آواز ہے جو نون اور میم کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں پائی جاتی ہے۔

حروف غنہ: دو ہیں (م ن)

غنہ کی دو قسمیں ہیں: اصلی، فرعی

غنہ اصلی: غنہ اصلی کو (غنہ آنی) اور (غنہ ذاتی) بھی کہتے ہیں۔ جو کہ غنہ نون و میم متحرکہ اور مظہرہ میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ غنہ بغیر قصد کے کیا جاتا ہے۔

غنہ فرعی: غنہ فرعی کو غنہ زمانی بھی کہتے ہیں۔ جو قصد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور یہ غنہ نون و میم مشدد، اور نون و میم بحالت اخفاء، اور مدغم بادغام ناقص میں پایا جاتا ہے۔

غنہ کے مراتب بالترتیب:

۱۔ جب نون اور میم مشدد ہوں۔ جیسے : ﴿ إِنَّمَا ، عَمَّا ﴾

۲۔ جب نون اور میم مدغم ہوں۔ جیسے : ﴿ عَلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، مَنْ يَّقُوْلُ ﴾

۳۔ جب نون اور میم مخفی ہوں۔ جیسے : ﴿ أَنْفُسَكُمْ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴾

۴۔ جب نون اور میم مظہرہ ہوں۔ جیسے : ﴿ مَنْ اٰمَنَ ، أَنْعَمْتَ ﴾

۵۔ جب نون اور میم متحرکہ ہوں۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِيْنُ ، مَالِكِ ﴾

حرفوں کی صفات نکالنے کا طریقہ

کسی حرف کی صفات معلوم کرنی ہو، تو سب سے پہلے (صفت همس) میں دیکھنا شروع کریں گے۔ اگر وہ حرف (حروف مهموسه) میں پایا جائے تو ٹھیک، ورنہ (همس) کی ضد (جهر) میں پایا جائے گا۔ اسی طرح تمام صفات میں آخر تک قیاس کرلیں۔

نوٹ: ہر حرف میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جائیں گی۔

تمام حروف کی صفات لازمہ کا نقشہ

نمبر شمار	حروف	موجودہ صفات
۱	الف	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۲	ب	جهر - شدت - استفال - انفتاح - ازلاق - قلقله
۳	ت	همس - شدت - استفال - انفتاح - اصمات
٤	ث	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
٥	ج	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
٦	ح	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۷	خ	همس - رخوت - استعلاء - انفتاح - اصمات
۸	د	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
۹	ذ	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۱۰	ر	جهر - توسط - استفال - انفتاح - ازلاق - انحراف - تکریر
۱۱	ز	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات - صفیر

١٢	س	ھمس -رخوت -استفال-انفتاح -اصمات-صفیر
١٣	ش	ھمس -رخوت -استفال-انفتاح -اصمات-تفشی
١٤	ص	ھمس -رخوت -استعلاء-اطباق -اصمات-صفیر
١٥	ض	جھر -رخوت -استعلاء-اطباق -اصمات-استطالت
١٦	ط	جھر -شدت -استعلاء-اطباق -اصمات-قلقلہ
١٧	ظ	جھر -رخوت -استعلاء-اطباق -اصمات
١٨	ع	جھر -توسط -استفال-انفتاح -اصمات
١٩	غ	جھر -رخوت -استعلاء-انفتاح -اصمات
٢٠	ف	ھمس -رخوت -استفال-انفتاح -ازلاق
٢١	ق	جھر -شدت -استعلاء-انفتاح -اصمات-قلقلہ
٢٢	ك	ھمس -شدت -استفال-انفتاح -اصمات
٢٣	ل	جھر -توسط -استفال-انفتاح -ازلاق- انحراف
٢٤	م	جھر -توسط -استفال-انفتاح -ازلاق- غنہ
٢٥	ن	جھر -توسط -استفال-انفتاح -ازلاق- غنہ
٢٦	و	جھر -رخوت -استفال-انفتاح -اصمات- لین
٢٧	ھ	ھمس -رخوت -استفال-انفتاح -اصمات
٢٨	ء	جھر -شدت -استفال-انفتاح -اصمات
٢٩	ی	جھر -رخوت -استفال-انفتاح -اصمات- لین

﴿قوت اور ضعف کے اعتبار سے صفات کی اقسام﴾

- **قوی**: جہر، شدت، استعلاء، اطباق، اصمات، قلقلہ، صفیر، تفشی، تکریر، انحراف، استطالت، غنہ
- **ضعیف**: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، ازلاق، لین
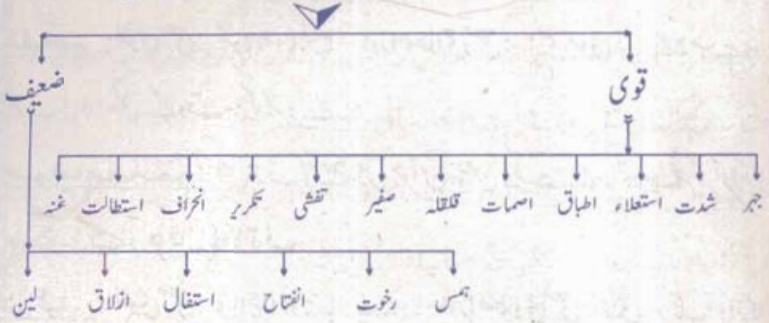
﴿قوت اور ضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام﴾

۱۔ **اقویٰ :** وہ حروف جن میں تمام صفات قویہ ہوں یا صرف ایک ضعیفہ ہو۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ط ض ظ ق)**

۲۔ **قوی :** وہ حروف جن میں صفات قویہ زیادہ ہوں اور صفات ضعیفہ کم ہوں۔ اور وہ پانچ حروف ہیں: **(ج د ص غ ء)**

۳۔ **متوسط:** وہ حروف جن میں صفات قویہ اور ضعیفہ برابر ہوں۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ب ر ز ع)**

۴۔ **ضعیف:** وہ حروف جن میں صفات ضعیفہ زیادہ ہوں اور صفات قویہ کم ہوں۔ اور وہ بارہ حروف ہیں: **(ا ت خ ذ ک س ش ل و ی ن م)**

۵۔ **اضعف:** وہ حروف جن میں تمام صفات ضعیفہ ہوں یا صرف ایک قویہ ہو۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ث ح ھ ف)**

﴿حروف کی تفخیم وترقیق کے قواعد﴾

تفخیم : **لغوی معنی**: بھرنا، موٹا کرنا۔ **اور اصطلاحی معنی**: ایسی موٹی آواز کا نام ہے جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو بھر دے۔

حرف مفخم: اس حرف کو کہتے ہیں جو اس خاص کیفیت کے ساتھ منہ بھر کر ادا کیا جائے۔ جیسے: ﴿قَالَ﴾ کا قاف

ترقیق : **لغوی معنی**: دبلا پتلا ہونا، باریک ہونا۔ **اور اصطلاحی معنی**: ایسی باریک آواز کا نام ہے جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو نہ بھرے۔

حرف مرقق: اس حرف کو کہتے ہیں جو حرف اس خاص کیفیت کے ساتھ باریک ادا کیا جائے۔ جیسے: ﴿مَالِكِ﴾ کا میم

نوٹ: حروف مستعلیہ میں تفخیم مستقل اور ہمیشہ ہوتی ہے خواہ متحرک ہوں یا ساکن۔ لیکن ان کی حرکت یا ماقبل کی حرکت کے اعتبار سے تفخیم میں فرق آجاتا ہے۔

﴿حروف مستعلیہ متحرکہ میں تفخیم کے مراتب﴾

۱	۲	۳	٤
مفتوح کے بعد الف ہو	مفتوح کے بعد الف نہ ہو	مضموم	مکسور
قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ	غَفُورٌ رَّحِيمٌ	ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ	خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ

﴿حروف مستعلیہ ساکنہ میں تفخیم کے مراتب﴾

۱	۲	۳
ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مضموم	ساکن ماقبل مکسور
حَصْحَصَ الْحَقُّ	مُصْبِحِينَ	بِضْعَ سِنِينَ

﴿فائدہ﴾: (ص ض ط ظ) میں دو درجہ کی تفخیم پائی جاتی ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے: کہ ان حروف میں صفت استعلاء اور اطباق دونوں جمع ہیں۔ جبکہ (غ خ ق) میں ایک درجہ کی تفخیم ہوتی ہے کیونکہ ان میں صرف صفت استعلاء پائی جاتی ہے۔

حروف شبہ مستعلیہ: یہ تین ہیں (الف، لام، راء) - اور یہ وہ حروف ہیں جو موٹا ہونے میں بعض اوقات حروف مستعلیہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔
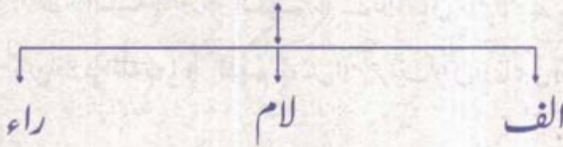
﴿الف کی تفخیم وترقیق﴾

﴿الف﴾: الف اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل حرف موٹا ہو، تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا۔ اور اگر ماقبل حرف باریک ہو، تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا۔

موٹے الف کی مثال: ﴿ قَالَ ، طَابَ ، طَالَ ، خَابَ ﴾

باریک الف کی مثال: ﴿ مَالِكِ ، تَابَ ، كِتَابَ ﴾

﴿تنبیہ﴾: الف مفخمہ کو اتنا موٹا نہ کیا جائے کہ واؤ پیداء ہو جائے۔ ایسے ہی الف مرققہ کو اتنا باریک نہ کیا جائے کہ اس میں امالہ (جھکاؤ) پیدا ہو جائے۔

﴿لام کی تفخیم وترقیق﴾

تفخیم : لفظ ﴿اللہ﴾ یا ﴿اللّٰھُمَّ﴾ سے پہلے زبر یا پیش ہو، تو ان کو موٹا پڑھا جائیگا۔

جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰہَ ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ، اَللّٰہُ رَبُّنَا ، قَدَرُاللّٰہَ ، رَفَعَہُ اللّٰہُ ، وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ ﴾

ترقیق: لفظ ﴿اللہ﴾ یا ﴿ اللّٰھُمَّ ﴾ سے پہلے زیر ہو، تو ان کو باریک پڑھا جائیگا۔

جیسے : ﴿ بِسْمِ اللّٰہِ ، یَفْتَحِ اللّٰہُ ، قُلِ اللّٰھُمَّ ﴾

﴿نوٹ﴾ : لفظ ﴿اللّٰہ﴾ اور ﴿ اللّٰھُمَّ ﴾ کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔لیکن لفظ ﴿اللہ﴾ یا ﴿ اللّٰھُمَّ ﴾ میں لام تعریف کو بھی ادغام کی وجہ سے موٹا پڑھا جائے گا۔

﴿ راء کے احکام ﴾

﴿ **تفخیم** ﴾ : مندرجہ ذیل بارہ حالتوں میں راء موٹی (پُر) ہوگی۔

۱۔ راء پر زبر ہو۔ جیسے : ﴿ يَرَوْنَهَا ، نَصَرَكُمْ ﴾

۲۔ راء پر پیش ہو۔ جیسے : ﴿ خَيْرُكُمْ ، رُبَمَا ﴾

۳۔ راء مشدد پر زبر ہو۔ جیسے : ﴿ الرَّحْمٰنُ ، سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ﴾

۴۔ راء مشدد پر پیش ہو۔ جیسے : ﴿ شَرُّلَّهُمْ ، مَرُّوْا بِهِمْ ﴾

۵۔ راء ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ بَرْقٌ ، زَرْعٌ ، مَرْجَانٌ ﴾

۶۔ راء ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے : ﴿ يُرْزَقُوْنَ ، بُرْهَانٌ ﴾

۷۔ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو۔ جیسے : ﴿ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ ، اِرْتَبْتُمْ ﴾

۸۔ راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے : ﴿ اَمِ ارْتَابُوْا ، رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴾

۹۔ راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے : ﴿ قِرْطَاس ، مِرْصَاد ، اِرْصَاد ، فِرْقَة ﴾

۱۰۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ الْاَبْصَارْ ، وَالْفَجْرْ ﴾

۱۱۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے : ﴿ النَّاقُوْرْ ، الْعُسْرْ ﴾

۱۲۔ راء مرامہ مضمومہ: یعنی پیش والی راء پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے : ﴿ قَدِيْرٌ ﴾

﴿ ترقیق ﴾: مندرجہ ذیل سات حالتوں میں راء باریک ہوگی۔

۱۔ راء کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ لِتُشْرِكَ ، رِجَالٌ ﴾

۲۔ راء مشدد کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ مِنَ الرِّيحِ ، الرِّجَالُ ﴾

۳۔ راء ساکن ما قبل زیر ہو۔ جیسے : ﴿ أَنْذِرْ ، فِرْعَوْنَ ﴾

﴿ نوٹ ﴾: اس راء کے باریک ہونے کی تین شرائط ہیں:۔

(۱) کسرہ اصلی ہو۔ (۲) کسرہ اسی کلمہ میں ہو۔ (۳) راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔
ان شرائط میں سے اگر کوئی شرط بھی ٹوٹ جائے تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔

۴۔ راء ساکن ما قبل ساکن ما قبل کسرہ ہو۔ جیسے : ﴿ بِهِ السِّحْرُ ﴾

۵۔ راء ساکن ما قبل یاء ساکن ہو۔ جیسے : ﴿ الْخَبِيرُ ، الْخَيْرُ ﴾

۶۔ راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے۔ جیسے : ﴿ مَجْرٖهَا ﴾

۷۔ راء مرامہ مکسورہ: (زیر والی راء) پر جب روم کیساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے : ﴿ وَالْفَجْرِ ﴾

﴿ مختلف فیه ﴾: راء مختلف فیہ کے آٹھ کلمات ہیں۔

راء مختلف فیہ
- وقفاً وصلاً
  - كُلُّ فِرْقٍ
- وقفاً
  - إِذَا يَسْرِ
  - فَأَسْرِ
  - أَنْ أَسْرِ
  - مِصْرَ
  - نُذُرِ
  - عَيْنَ الْقِطْرِ
  - الْجَوَارِ
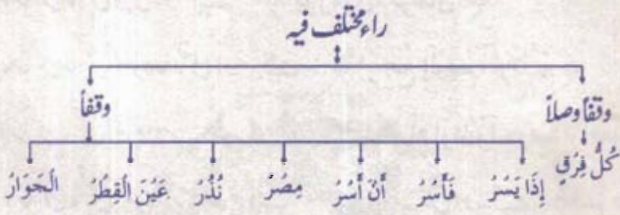
راء مفخم اور مرقق کی صحیح ادائیگی کا طریقہ:

راء کی تفخیم کے وقت پشت زبان کا تعلق قوی ہوگا اور طرف لسان کا تعلق ضعیف ہوگا۔ جبکہ ترقیق کے وقت طرف لسان کا تعلق قوی ہوگا اور پشت زبان کا تعلق ضعیف ہوگا۔

امالہ کا لغوی معنی : مائل کرنا، جھکانا۔ اور اصطلاحی معنی: الف کو یاء کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرنا ہے۔

﴿میم کے اجمالی احکام﴾

(۱) متحرک: اسے عدم غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جیسے : ﴿مَالِكِ﴾

(۲) مشدد: اس میں غنہ ضروری ہے۔ جیسے : ﴿عَمَّ﴾

(۳) ساکن: اس کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) غنہ (۲) عدم غنہ

﴿غنــہ﴾: میم ساکن کے بعد جب میم یا باء آجائے، تو غنہ ہوگا۔ جیسے: ﴿إِلَيْكُمْ مُرْسَلُوْنَ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ﴾

﴿عدم غنہ﴾ : جب میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے، تو غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾
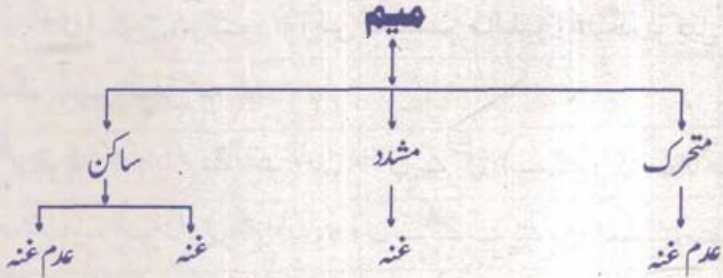
﴿میم ساکن کے تفصیلی احکام﴾

میم ساکن کے تین احکام ہیں: (۱) ادغام (۲) اخفاء (۳) اظہار

الادغام :

ادغام کا لغوی معنی: داخل کرنا ، ملانا۔ اور اصطلاحی معنی: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام ہوگا۔ اور اس ادغام کو (ادغام مثلین صغیر) کہتے ہیں۔ جیسے : ﴿عَلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ ، فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾

﴿طریقہ﴾: پہلی میم کو دوسری میم کے ساتھ ملا کر ایک الف کے برابر غنہ کرنا۔

الاخفاء :

اخفاء کا **لغوی معنی**: چھپانا۔ اور **اصطلاحی معنی** : میم کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار وادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر باء آجائے تو اخفاء ہوگا۔ اور اس اخفاء کو (اخفاء شفوی) کہتے ہیں۔ جیسے: ﴿وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

﴿طریقہ﴾: میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو نرمی کے ساتھ ملا کر، بقدر ایک الف غنہ کریں، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے تری والے حصے سے، باء کو سختی کے ساتھ ادا کریں۔

الاظہار :

اظہار کا **لغوی معنی**: ظاہر کرنا۔ اور **اصطلاحی معنی**: میم کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ اور اس اظہار کو (اظہار شفوی) کہتے ہیں۔

﴿اظہار شفوی کی مثالیں﴾

	حروف	مثالیں		حروف	مثالیں
١	ء	جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً	١٤	ض	يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا
٢	ت	كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ	١٥	ط	أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ
٣	ث	فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ	١٦	ظ	وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ
٤	ج	لَهُمْ جَنّٰتٌ	١٧	ع	فَلَهُمْ عَذَابٌ
٥	ح	فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ	١٨	غ	عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
٦	خ	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ	١٩	ف	وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
٧	د	لَكُمْ دِيْنُكُمْ	٢٠	ق	ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
٨	ذ	جَاءَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْ	٢١	ك	وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
٩	ر	بَعَثَ فِيْكُمْ رَسُوْلًا	٢٢	ل	لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ
١٠	ز	فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ	٢٣	ن	عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ
١١	س	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ	٢٤	و	عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
١٢	ش	عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا	٢٥	ه	لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
١٣	ص	إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	٢٦	ى	وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

﴿اظہار شفوی کا طریقہ﴾: میم کو دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو ملا کر، بغیر غنہ کے ادا کرنا۔

﴿نون کے اجمالی احکام﴾

(۱) متحرک: اس میں غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿كَانَ﴾

(۲) مشدد: اس میں غنہ ضروری ہے۔ جیسے : ﴿ إِنَّ ﴾

(۳) ساکن وتنوین: اس کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) غنہ (۲) عدم غنہ

﴿غنہ﴾: جب نون ساکن وتنوین کے بعد ''حروف حلقی'' اور ''لام ، راء'' کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے، تو غنہ ہوگا۔ جیسے : ﴿ أَنْفُسَكُمْ ، مَنْ يَّقُوْلُ ﴾

﴿عدم غنہ﴾ : جب نون ساکن وتنوین کے بعد ''حروف حلقی'' اور ''لام ، راء'' میں سے کوئی حرف آجائے، تو غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿ مِنْهُمْ ، مِنْ رَبِّهٖ ، مِنْ لَّدُنْهُ ﴾
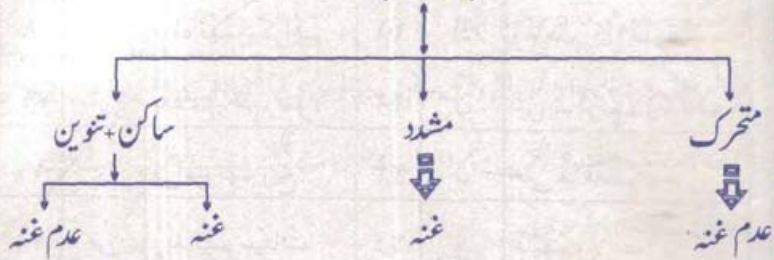
﴿ نون ساکن وتنوین کے تفصیلی احکام ﴾

نون ساکن: جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ **نون تنوین:** وہ نون ساکن زائد جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔

﴿ نون ساکن اور تنوین میں فرق ﴾

۱۔ نون ساکن لکھا ہوتا ہے۔ جبکہ نون تنوین لکھا نہیں ہوتا۔

۲۔ نون ساکن اسم، فعل، حرف میں آتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف اسم میں آتا ہے۔

۳۔ نون ساکن کلمہ کے آخر اور درمیان میں آتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

۴۔ نون ساکن وقفاً وصلاً پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔

نقشہ

﴿ احکام نون ساکن وتنوین ﴾

الاظہــــار :
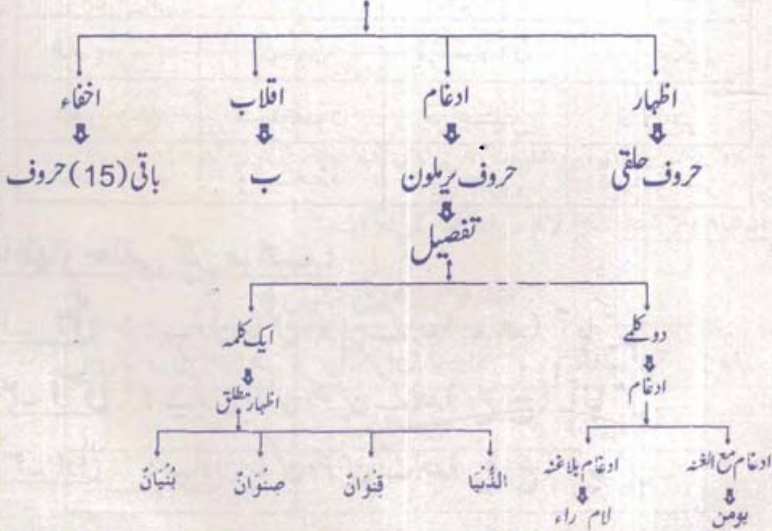
اظہار کا لغوی معنی: ظاہر کرنا۔ اور اصطلاحی معنی: نون کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے، تو اظہار ہوگا۔ اور اس اظہار کو (اظہار حلقی) کہتے ہیں۔

اور حروف حلقی یہ ہیں: (ء ھ ع ح غ خ)

﴿اظہار حلقی کی مثالیں﴾

حروف حلقی	ایک کلمہ کی مثال	دو کلموں کی مثال	تنوین کی مثال
الهمزة (ء)	وَيَنْـَٔوْنَ	مَنْ أَعْطٰى	كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ
الهاء (ها)	وَيَنْهَوْنَ	مَنْ هَاجَرَ	فَرِيقًا هَدٰى
العين (ع)	الْأَنْعَامَ	مِنْ عِلْمٍ	سَمِيعٌ عَلِيمٌ
الحاء (ح)	يَنْحِتُونَ	مَنْ حَادَّ اللّٰهَ	عَزِيزٌ حَكِيمٌ
الغين (غ)	فَسَيُنْغِضُونَ	مِنْ غِسْلِينٍ	قَوْلًا غَيْرَ
الخاء (خ)	وَالْمُنْخَنِقَةُ	مَنْ خَشِيَ	لَطِيفٌ خَبِيرٌ

اظہار حلقی کے مراتب :

۱۔ اعلیٰ : جب نون ساکن وتنوین کے بعد (ء ھ) آجائیں۔

۲۔ وسطیٰ : جب نون ساکن وتنوین کے بعد (ع ح) آجائیں۔

۳۔ ادنیٰ : جب نون ساکن وتنوین کے بعد (غ خ) آجائیں۔

الادغام :

ادغام کا لغوی معنی: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ اور اصطلاحی معنی: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف (یـرمـلون) میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ادغام مع الغنہ (۲) ادغام بلا غنہ

ادغام مع الغنہ : ﴿یُومِنُ﴾ کے چار حروف (ی و م ن) میں ہوگا۔

﴿ادغام مع الغنہ کی مثالیں﴾

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال
الیاء (ی)	مَنْ یُّؤْمِنُ	بَرْقٌ یَّجْعَلُوْنَ
الواو (و)	مِنْ وَّالٍ	وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
المیم (م)	مِنْ مَّالٍ	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ
النون (ن)	مَنْ نَّشَآءُ	یَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ

فائدہ: ﴿یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ ، نٓ وَالْقَلَمِ﴾ میں بطریق شاطبی: اظہار۔ اور بطریق جزری: اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں۔

ادغام بلا غنہ : ﴿لام ، راء﴾ میں ہوگا۔

﴿ادغام بلا غنہ کی مثالیں﴾

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال
اللام (ل)	مِنْ لَّدُنْكَ	مَالًا لُّبَدًا
الراء (ر)	مِنْ رَّبِّكَ	فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ

نون ساکن کے ادغام کی شرط:

نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور حروف (یُوْمِنُ) میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں تو ادغام ہوگا۔ لیکن اگر دونوں ایک ہی کلمہ میں آجائیں تو ﴿اظہار مطلق﴾ ہوگا۔ اس کی قرآن مجید میں صرف چار مثالیں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

﴿ الدُّنْيا ، قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ ﴾

الاقــلاب :

اقلاب کا لغوی معنی: بدلنا - اور اصطلاحی معنی: نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں اقلاب ہوگا۔

﴿اقلاب کی مثالیں﴾

حرف اقلاب	ایک کلمہ کی مثال	دو کلموں کی مثال	تنوین کی مثال
الباء (ب)	أَنْبِئُوْنِيْ	أَنْ بُوْرِكَ	سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ

الاخفــاء :

اخفاء کا لغوی معنی: چھپانا - اور اصطلاحی معنی: نُون کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار وادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن اور تنوین کے بعد (حروف حلقی)، (حروف یرملون) اور (ب اور الف) کے علاوہ باقی (۱۵) حروف میں سے کوئی اور حرف آجائے، تو اخفاء ہوگا۔ اور اس اخفاء کو (اخفاء حقیقی) کہتے ہیں۔

﴿اخفاء حقیقی کی مثالیں﴾

حروف اخفاء	ایک کلمہ	دو کلمے	نون تنوین
الصاد (ص)	فَانْصُرْنَا	مِنْ صَلْصَالٍ	بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ
الذال (ذ)	مُنْذِرٌ	مِنْ ذِكْرٍ	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
الثاء (ث)	مَنْثُوْرًا	فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ	مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ
الكاف (ك)	يَنْكُثُوْنَ	فَمَنْ كَانَ	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
الجيم (ج)	أَنْجَيْنٰكُمْ	مِنْ جَنَّةٍ	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
الشين (ش)	أَنْشَرَهٗ	إِنْ شَاءَ اللّٰهُ	فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا
القاف (ق)	يَنْقَلِبُوْنَ	فَإِنْ قٰتَلُوْكُمْ	كُتُبٌ قَيِّمَةٌ
السين (س)	فَلَا تَنْسٰى	مِنْ سُلٰلَةٍ	قَوْلًا سَدِيْدًا
الدال (د)	أَنْدَادًا	وَمَنْ دَخَلَهٗ	قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
الطاء (ط)	يَنْطِقُوْنَ	مِنْ طَيِّبٰتِ	شَرَابًا طَهُوْرًا
الزاء (ز)	أَنْزَلْنٰهُ	مَنْ زَكّٰهَا	صَعِيْدًا زَلَقًا
الفاء (ف)	أَنْفُسَكُمْ	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	شَيْئًا فَرِيًّا
التاء (ت)	أَنْتُمْ	وَإِنْ تُبْتُمْ	جَنّٰتٌ تَجْرِیْ
الضاد (ض)	مَنْضُوْدٍ	مِنْ ضَرِيْعٍ	قَوْمًا ضَآلِّيْنَ
الظاء (ظ)	فَانْظُرُوْا	مِنْ ظَهِيْرٍ	ظِلًّا ظَلِيْلًا

اخفاء کا طریقہ: نون ساکن اور تنوین کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارہ کو دانتوں (ثنایا، رباعی، انیاب) کے مسوڑھوں کے ساتھ نرمی سے لگائیں اور آواز کو خیشوم میں چھپا کر بغیر تشدید کے اسطرح ادا کریں کہ نہ ادغام ہو نہ اظہار، بلکہ ان کی درمیانی حالت ہو۔ اس کو اخفائے حقیقی، خیشومی اور تام کہتے ہیں۔

﴿ اخفاء کے مراتب ﴾

اعلیٰ	ادنیٰ	وسطیٰ
نون ساکن وتنوین کے بعد (ط د ت) آجائیں	نون ساکن وتنوین کے بعد (ق ک) آجائیں۔	نون ساکن وتنوین کے بعد باقی حروف اخفاء آجائیں۔

﴿ادغام کا بیان﴾

لغوی معنی: داخل کرنا، ملانا۔ اور **اصطلاحی معنی:** مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ادغام کبیر (۲) ادغام صغیر

ادغام کبیر کی تعریف: مدغم متحرک ہو، اس کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

روایت حفص میں ادغام کبیر کے صرف پانچ کلمات ہیں:

۱۔ ﴿نِعِمَّا﴾ اصل میں (نِعِمَ مَا) ۲۔ ﴿مَكَّنِّيْ﴾ اصل میں (مَكَّنَنِيْ)

۳۔ ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ اصل میں (لَا تَأْمَنُنَا) ٤۔ ﴿تَأْمُرُوْنِّيْ﴾ اصل میں (تَأْمُرُوْنَنِيْ)

۵۔ ﴿اَتُحَاجُّوْنِّيْ﴾ اصل میں (اَتُحَاجُوْنَنِيْ)

﴿نوٹ﴾: ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ میں دو وجہیں جائز ہیں: (۱) ادغام مع الاشمام (۲) اظہار مع الروم

ادغام صغیر کی تعریف: مدغم پہلے سے ساکن ہو، اس کو مدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

جیسے: ﴿قَدْ دَّخَلُوْا﴾

﴿کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام﴾

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تام (۲) ناقص

تام کی تعریف: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔

جیسے: ﴿مِنْ رَّبِّهٖ، قُلْ رَّبِّ﴾

ناقص کی تعریف: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہے۔

جیسے: ﴿مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ﴾

سبب ادغام یا مدغم و مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) مثلین (۲) متجانسین (۳) متقاربین

(۱) مثلین: مدغم اور مدغم فیہ جب دونوں مخرج وصفات میں متحد ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔ جیسے: ﴿ قَدْ دَّ خَلُوْا ﴾۔ مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے۔

مثلین کے مدغم فیہ حروف: مثلین کا چودہ حروف میں ادغام ہوتا ہے۔

جن کا مجموعہ: (فَعِ وَكَلِّمْ تَهْدِ بِنَذِيْرٍ) ہے۔

﴿ادغام صغیر مثلین کی مثالیں﴾

الرقم	حروف	مثالیں
١	الفاء (ف)	فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ
٢	العين (ع)	تَسْتَطِعْ عَّلَيه
٣	الواؤ (و)	ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوْا
٤	الكاف (ك)	يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ
٥	اللام (ل)	قُلْ لَّكُمْ
٦	الميم (م)	فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
٧	التاء (ت)	فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
٨	الهاء (هـ)	يُكْرِهْهُّنَّ
٩	الدال (د)	قَدْ دَّخَلُوْا
١٠	الباء (ب)	وَالْكِتٰبُ بَّيْنَكُمْ

۱۱	النون (ن)	لَن نَّدۡعُوَا
۱۲	الذال (ذ)	إِذ ذَّهَبَ
۱۳	الیاء (ی)	یٰبُنَیَّ
۱٤	الراء (ر)	وَاذۡکُر رَّبَّكَ

﴿نوٹ﴾ : اس حکم سے حروف مدہ مستثنیٰ ہیں ۔ لہذا :ان کا ادغام نہیں ہوگا۔

جیسے: ﴿ قَالُوْا وَمَا لَنَا ، فِیْ یَوْمٍ ﴾

(۲) **متجانسین** : مدغم اور مدغم فیہ جب مخرج میں متحد ہوں اور صفات میں مختلف ہوں ، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا ۔

جیسے : ﴿ قَالَتۡ طَّآئِفَةٌ ﴾

متجانسین کے مدغم فیہ حروف: متجانسین کا سات حروف میں ادغام ہوا ہے، چھ میں تام اور ایک میں ناقص۔

﴿ تام کی مثالیں ﴾

۱	(ت) کا (ط) میں	جیسے : قَالَتۡ طَّآئِفَةٌ
۲	(ت) کا (د) میں	جیسے : اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ
۳	(ذ) کا (ظ) میں	جیسے : إِذۡ ظَّلَمُوۡا
٤	(ث) کا (ذ) میں	جیسے : یَلۡهَثۡ ذّٰلِكَ
٥	(د) کا (ت) میں	جیسے : قَدۡ تَّبَیَّنَ
٦	(ب) کا (م) میں	جیسے : ارۡکَبۡ مَّعَنَا

فائدہ : ﴿یَلۡهَثۡ ذّٰلِكَ، ارۡکَبۡ مَّعَنَا﴾ میں بطریق شاطبی: ادغام۔اور بطریق جزری: ادغام واظہار دونوں جائز ہیں۔

﴿ناقص کی مثالیں﴾

☆	(ط) کا (ت) میں	لَئِنۡ بَسَطۡتَّ ، اَحَطۡتُّ ،مَا فَرَّطۡتُّ ، مَافَرَّطۡتُّمۡ

﴿نوٹ﴾: اس حکم سے حروف حلقی اور حروف شجریہ مستثنٰی ہیں ۔لہذا: ان میں ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ ، اَشۡيَاءَ هُمۡ ﴾

(۳) متقاربین : مدغم اور مدغم فیہ جب قریب المخرج ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔ جیسے : ﴿ مِنۡ رَّبِّهٖ ﴾

متقاربین کے مدغم فیہ حروف: متقاربین کا بھی سات حروف میں ادغام ہوا ہے، تین میں تام- دو میں ناقص- اور دو میں مختلف فیہ ہے۔

﴿تام کی مثالیں﴾

۱	(ن) کا (ر) میں	جیسے : مِنۡ رَّبِّهٖ ، مِنۡ رَّبِّكُمۡ
۲	(ن) کا (ل) میں	جیسے : مِنۡ لَّدُنۡهُ ، اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡا
۳	(ل) کا (ر) میں	جیسے : قُلۡ رَّبِّ ، قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ

﴿ناقص کی مالثیں﴾

۱	(ن) کا (و) میں	جیسے : مِنۡ وَّالٍ ، مَنۡ وَّلِیّ
۲	(ن) کا (ی) میں	جیسے : مَنۡ يَّقُوۡلُ ، مَنۡ يَّشَآءُ

مختلف فیہ کی مثالیں

۱	(ق) کا (ک) میں	جیسے : اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ (تام اولیٰ)
۲	(ن) کا (م) میں	جیسے : مِنۡ مَّالٍ ، مِنۡ مَّآءٍ

﴿نوٹ﴾: اس حکم سے حروف حلقی مستثنیٰ ہیں۔ لہذا: ان میں ادغام نہیں ہوگا۔

جیسے: ﴿ فَسَبِّحْهُ ، لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ﴾
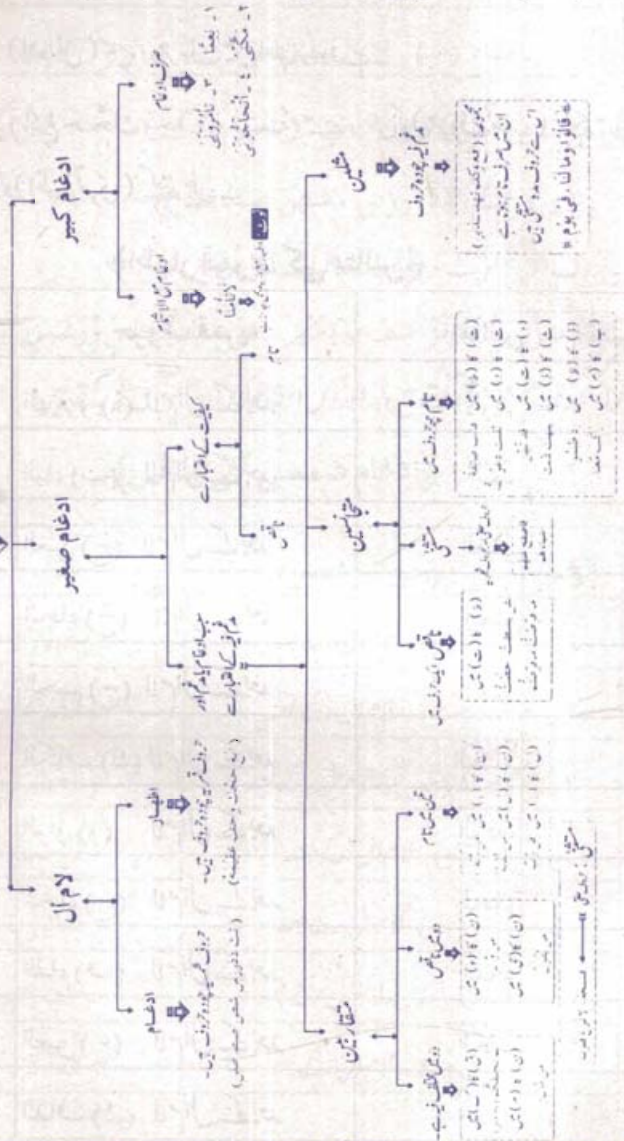
﴿لام اَل کا بیان﴾

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اظہار (۲) ادغام

اظہار: (لام اَل) کا چودہ حروف میں اظہار ہوا ہے۔

جن کا مجموعہ: (ابْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ) ہے۔ ان کو (حروف قمریہ) کہتے ہیں۔

اور اس اظہار کو (اظہار قمری) کہتے ہیں۔

﴿اظہار قمری کی مثالیں﴾

الرقم	حروف قمریه	مثالیں
۱	الهمزه (ء) لام ال کے بعد	اَلْاَرْضُ
۲	الباء (ب) لام ال کے بعد	اَلْبَلَدُ
۳	الغين (غ) لام ال کے بعد	اَلْغَيْبُ
٤	الحاء (ح) لام ال کے بعد	اَلْحَجُّ
٥	الجيم (ج) لام ال کے بعد	اَلْجَنَّةُ
٦	الكاف (ك) لام ال کے بعد	اَلْكِتَابُ
۷	الواؤ (و) لام ال کے بعد	اَلْوَدُوْدُ
۸	الخاء (خ) لام ال کے بعد	اَلْخَالِقُ
۹	الفاء (ف) لام ال کے بعد	اَلْفَجْرُ
۱۰	العين (ع) لام ال کے بعد	اَلْعَلِيْمُ
۱۱	القاف (ق) لام ال کے بعد	اَلْقَدِيْرُ

١٢	الياء (ی) لام ال کے بعد	الْيَوْم
١٣	الميم (م) لام ال کے بعد	الْمَشْرِق
١٤	الهاء (ھ) لام ال کے بعد	الْهُدٰی

ادغام : (لام اَل) کا چودہ حروف میں ادغام ہوا ہے۔

اور وہ یہ ہیں: (تَثْ، دَذْ، رَزَسَ ، شَصْ ضَطْ ظَلَنَ) ۔

اور یہ حروف اس شعر کے شروع والے کلمات میں جمع ہیں:

طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ   دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْشَرِیْفًا لِلْکَرَمْ

ان کو (حروف شمسیہ) کہتے ہیں۔اور اس ادغام کو (ادغام شمسی) کہتے ہیں۔

﴿ادغام شمسی کی مثالیں﴾

الرقم	حروف شمسیه	مثالیں
١	الطاء (ط) لام ال کے بعد	وَالطَّارِق
٢	الثاء (ث) لام ال کے بعد	وَالثَّمَرَاتِ
٣	الصاد (ص) لام ال کے بعد ·	وَالصَّابِرِیْنَ
٤	الراء (ر) لام ال کے بعد	الرَّحْمٰنُ
٥	التاء (ت) لام ال کے بعد	التَّائِبُوْنَ
٦	الضاد (ض) لام ال کے بعد	وَالضُّحٰی
٧	الذال (ذ) لام ال کے بعد	وَالذَّاكِرِیْنَ

۸	النون (ن) لام ال کے بعد	النُّوْرُ
۹	الدال (د) لام ال کے بعد	الدِّيْن
۱۰	السين (س) لام ال کے بعد	وَالسَّمَاءِ
۱۱	الظاء (ظ) لام ال کے بعد	الظُّنُوْنَا
۱۲	الزاء (ز) لام ال کے بعد	الزِّيْنَةُ
۱۳	الشين (ش) لام ال کے بعد	وَالشَّمْسُ
۱٤	اللام (ل) لام ال کے بعد	وَاللَّيْلُ

﴿نوٹ﴾:

حروف قمریہ: قمر کا معنی ہے چاند، جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے موجود رہتے ہیں۔اسی طرح لام ال کے بعد حروف قمریہ آ جائیں تو لام بھی موجود رہتا ہے۔

حروف شمسیہ: شمس کا معنی ہے سورج، جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔اسی طرح لام ال کے بعد حروف شمسیہ آ جائیں تو لام بھی مدغم ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔

﴿مد کے اجمالی احکام﴾

﴿محل مد﴾

(۱) الف (۲) واؤ (۳) یا (مدہ ہوں یا لین)

حروف مدہ:

۱۔ الف ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ قَالَ ﴾

۲۔ واؤ : واؤ ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے : ﴿ قُوْلُوْا ﴾

۳۔ یا : یا ساکن ماقبل زیر ہو۔ جیسے : ﴿ قِيْلَ ﴾

حروف لین:

(۱) واولین: واؤ ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ خَوْفٍ ﴾

(۲) یاءلین : یا ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ وَالصَّيْفِ ﴾

﴿سبب مد﴾

(۱) ہمزہ (۲) سکون (۳) تشدید

سبب مد کی مثالیں:

۱۔ ہمزہ جیسے : ﴿ جَآءَ ، قَالُوْا اٰمَنَّا ﴾

۲۔ سکون جیسے : ﴿ آٰلْئٰنَ ، نَسْتَعِيْنُ ﴾

۳۔ تشدید جیسے : ﴿ دَآبَّةٍ ، اَلْحَآقَّةُ ﴾

قاعدہ چھوٹی مد: محل مد کے بعد سبب مد نہ ہو، تو چھوٹی مد ہوگی۔

جیسے: ﴿ قَالَ ، قِيْلَ ، قُوْلُوْا ﴾

قاعدہ بڑی مد: محل مد کے بعد سبب مد ہو، تو بڑی مد ہوگی۔

جیسے : ﴿ جَآءَ ، آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا ﴾

﴿نوٹ﴾ : اگر محل مد کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی صورت میں ہو۔

جیسے: ﴿ الرَّجِيْمُ ، الرَّحِيْمُ ، نَسْتَعِيْنُ ، مِنْ خَوْفٍ ، وَالصَّيْفُ ﴾۔ تو اس میں

بڑی اور چھوٹی مد دونوں کر سکتے ہیں۔

﴿مد کے تفصیلی احکام﴾

لغوی معنی: کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** حروف مدہ یا حروف لین پر

آواز کا دراز کرنا۔

﴿مد کی دو قسمیں ہیں﴾

(۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

مد اصلی کی تعریف: جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر

موقوف نہ ہو۔ جیسے : ﴿ قَالَ ، قِيْلَ ، قُوْلُوْا ﴾

مد فرعی کی تعریف: جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر

موقوف ہو۔ جیسے : ﴿ جَآءَ ، آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ ﴾

﴿مقدار مد﴾

(طول) : چھ حرکت (توسط) : چار حرکت (قصر) : دو حرکت

﴿ مد فرعی کی اقسام ﴾

اس کی اجمالاً چار قسمیں ہیں:

(۱) واجب (۲) جائز (۳) لازم (۴) عارض

﴿ مدفرعی کی اقسام ﴾
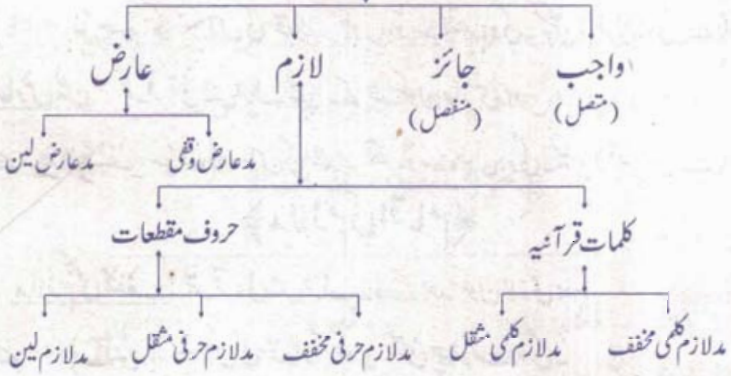
مدواجب (متصل) : حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔

جیسے: ﴿ جَآءَ ، یَشَآءُ ﴾ — اس کی مقدار: توسط: چار حرکت ہوگی۔

مدجائز (منفصل) : حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو۔

جیسے: ﴿ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ﴾ — اس کی مقدار: توسط ہے، لیکن یہاں بطریق جزری قصر بھی جائز ہے۔☆

☆ **ملحوظہ:** قصر کی صورت میں مندرجہ ذیل احکام کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

(۱) — ﴿ عِوَجًا ـ قَیِّمًا ، مَرْقَدِنَا ـ هٰذَا ، وَقِیْلَ مَنْ ـ رَاقٍ ، كَلَّا بَلْ ـ رَانَ ﴾ میں صرف سکتہ پڑھا جائے گا۔

(۲)- ﴿ وَیَبْصُۜطُ ﴾ (البقرۃ:۲۴۵)، ﴿ بَصْۜطَةً ﴾ (الاعراف:۶۹)، ﴿ بِمُصَیْطِرٍ ﴾ (الغاشیۃ:۲۲) میں (ص)- جب کہ ﴿ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴾ (الطور:۳۷)- میں (س) پڑھا جائے گا۔

(۴)- ﴿ آٰلْئٰنَ - آٰللّٰهُ - آٰلذّٰكَرَیْنِ ﴾ میں صرف ابدال پڑھا جائے گا۔

(۵)- ﴿ یَلْهَثْ ذٰلِكَ ، ارْكَبْ مَّعَنَا ﴾ میں صرف ادغام پڑھا جائے گا۔

(۶)- ﴿ لَا تَاْمَنَّا ﴾ میں صرف ادغام مع الاشمام پڑھا جائے گا۔

(۷)- ﴿ كٓهٰیٰعٓصٓ ، عٓسٓقٓ ﴾ کی (ع) میں صرف توسط پڑھا جائے گا۔

(۸)- ﴿ كُلُّ فِرْقٍ ﴾ کی راء کو صرف موٹا پڑھا جائے گا۔

(۹)- ﴿ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ ، نٓ وَالْقَلَمِ ﴾ کو وصلاً صرف اظہار کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

(۱۰)- ﴿ فَمَآ اٰتٰىنِۦ ﴾ کو وقفاً صرف حذف یاء اور ﴿ سَلٰسِلَاْ ﴾ کو وقفاً صرف حذف الف کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

(۱۱)- ﴿ ضَعْفٍ ضُعْفًا ﴾ میں ضاد پر صرف فتحہ پڑھا جائے گا۔

مدعارض وقفی : کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو۔

جیسے: ﴿ الرَّحِيْمُ ﴾ — اس کی مقدار: طول،توسط،قصر ہوگی۔لیکن (طول اولیٰ ہے)

مدعارض لین: کلمہ قرآنی میں حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو۔

جیسے: ﴿ الصَّيْفُ، خَوْفٌ ﴾—اس کی مقدار:قصر،توسط،طول ہوگی۔لیکن (قصر اولیٰ ہے)

﴿مدلازم کی اقسام﴾

۱۔ مدلازم کلمی مخفف : کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون لازمی ہو۔

جیسے : ﴿ آٰلْئٰنَ ﴾ — اس کی مقدار: طول یعنی چھ حرکت ہوگی۔

۲۔ مدلازم کلمی مثقل: کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو۔

جیسے : ﴿ دَآبَّةٍ ﴾ — اس کی مقدار: طول ہے۔

۳۔ مدلازم حرفی مخفف: حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو۔

جیسے : ﴿ حٰمٓ ، قٓ ﴾ — اس کی مقدار: طول ہے۔

۴۔ مدلازم حرفی مثقل :حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو۔

جیسے : ﴿ الٓمّٓ ﴾ — اس کی مقدار : طول ہے۔

۵۔ مدلازم لین :حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون ہو۔

جیسے : عین مریم ﴿ كٓهٰيٰعٓصٓ ﴾ اور عین شوریٰ ﴿ عٓسٓقٓ ﴾ —اس کی مقدار:طول، توسط ہوگی۔لیکن (طول اولیٰ ہے)

حروف مقطعات

وہ حروف جن کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے- یہ چودہ حروف ہیں، جوکہ (نَقَصَ عَسَلُکُمْ حَیٌّ طَاهِرٌ) میں جمع ہیں- اور یہ (۲۹) سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔

حروف مقطعات کی اقسام
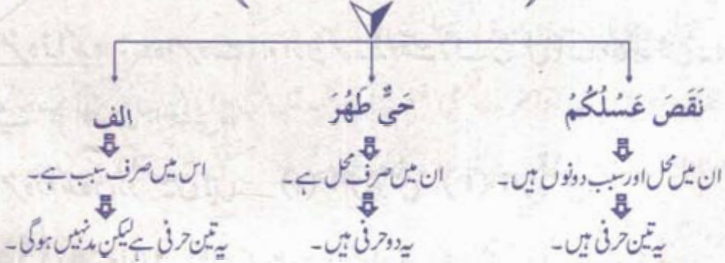
نَقَصَ عَسَلُکُمْ
ان میں محل اور سبب دونوں ہیں۔
یہ تین حرفی ہیں۔

حَیٌّ طَهُرَ
ان میں صرف محل ہے۔
یہ دو حرفی ہیں۔

الف
اس میں صرف سبب ہے۔
یہ تین حرفی ہے لیکن مد نہیں ہوگی۔

مدود کے مراتب

(۱)	(۲)	(۳)	(٤)
مد لازم	مد متصل	مد عارض	مد منفصل
کلمی مخفف مثقل		مد عارض وقفی	
حرفی مخفف مثقل		مد عارض لین	
مد لازم لین			

﴿همزہ کا بیان﴾

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہمزہ اصلی (۲) ہمزہ زائدہ

ہمزہ اصلی : وہ ہمزہ ہے، جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کے مقابلہ میں ہو۔

جیسے : ﴿ أَمَرَ ، سَأَلَ ، قَرَأَ ﴾

ہمزہ زائدہ : وہ ہمزہ ہے، جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کے مقابلہ میں نہ ہو۔

جیسے: ﴿ أَفْتَرٰى ، اِجْتَبٰى ﴾

ہمزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی

﴿وصلی﴾: جو ابتدائے کلام میں ثابت رہے اور وسط کلام میں حذف ہو جائے۔

جیسے: ﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴾

﴿قطعی﴾: جو ابتدائے کلام اور وسط کلام میں حذف نہ ہو۔ جیسے : ﴿ فَلَا أُقْسِمُ ﴾

﴿همزہ کے احکام﴾

ہمزہ کے چار احکام ہیں:۔(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

﴿تحقیق﴾

لغوی معنی: صاف صاف پڑھنا یعنی ظاہر کر کے پڑھنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو اسکے مخرج سے مع صفت جہر و شدت کے ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : جب دو ہمزے قطعی متحرک ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں، تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ جیسے: ﴿ ءَأَسْلَمْتُمْ ، جَآءَ أَمْرُنَا ﴾

﴿ تسہیل ﴾

لغوی معنی: نرم کرنا، آسان کرنا- اور **اصطلاحی معنی** : ہمزہ کو ہمزہ اور حرف مدہ کے درمیان پڑھنا۔

تسہیل کی دو قسمیں ہیں: (۱) تسہیل وجوبی (۲) تسہیل جوازی

۱۔ **تسہیل وجوبی**: جہاں صرف تسہیل ہی ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾ : جب دو ہمزے قطعی مفتوح ایک کلمہ میں جمع ہوں، تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا واجب ہے- مگر اس سے لفظ ﴿ ءَ أَعْجَمِيٌّ ﴾ مستثنیٰ ہے۔ جس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

۲۔ **تسہیل جوازی**: جہاں تسہیل بھی ہو اور کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾: دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو، تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور الف سے بدلنا دونوں جائز ہیں-

جیسے: ﴿ ءَ اَلْئٰنَ ، آلْئٰنَ - ءَ اَللّٰهُ ، آللّٰهُ - ءَ اَلذّٰكرين ، آلذّٰكرين ﴾

﴿ ابدال ﴾

لغوی معنی: بدلنا - اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو خالص حرف مدہ سے بدل کر پڑھنا۔

ابدال کی دو قسمیں ہیں: (۱) ابدال جوازی (۲) ابدال وجوبی

ابدال جوازی: جہاں ابدال کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی

مفتوح ہو، تو دوسرے کو الف سے بدلنا اور تسہیل کرنا دونوں جائز ہیں (اور ابدال اولیٰ ہے)۔

جیسے: ﴿ آلْئٰنَ ، ءَ اَلْئٰنَ – آللّٰهُ ، ءَ أَللّٰهُ – آلذَّكرين ، ءَ أَلذَّكرين ﴾

ابدال وجوبی: جہاں صرف ابدال ہی ہو۔

﴿قاعدہ﴾: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے: (ءَ أْمَنَ) سے ﴿ اٰمَنَ ﴾ ، (إِءْ مَانٌ) سے ﴿ إِيْمَانٌ ﴾ ، (أُءْ تُوْا) سے ﴿أُوْتُوْا﴾

﴿ ہمزہ منفردہ ساکنہ ﴾

﴿نوٹ﴾: اگر ہمزہ ساکنہ منفردہ کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کلمہ کو پڑھنے کیلئے ہمزہ وصلی شروع میں لایا جائے گا۔ اور اس ہمزہ ساکنہ کا، ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے ابدال کیا جائے گا۔ جیسے: ﴿فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ ﴾ اور وصل کی صورت میں ﴿فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ﴾ پڑھا جائے گا۔

﴿حذف﴾

لغوی معنی: گرانا۔ اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو وسط کلام میں گرا کر پڑھنا۔

﴿قاعدہ﴾ : جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو۔ تو دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھیں گے۔

قرآن مجید میں ایسے چھ کلمات ہیں:

۱۔ ﴿أَفْتَرٰی﴾ اصل میں (أَاِفْتَرٰی) ہے ۲۔ ﴿أَسْتَكْبَرْتَ﴾ اصل میں (أَاِسْتَكْبَرْتَ) ہے ۳۔ ﴿أَتَّخَذْتُمْ﴾ اصل میں (أَاِتَّخَذْتُمْ) ہے ٤۔ ﴿أَطَّلَعَ﴾ اصل میں (أَاِطَّلَعَ) ہے ٥۔ ﴿أَصْطَفَی﴾ اصل میں (أَاِصْطَفَی) ہے ٦۔ ﴿أَسْتَغْفَرْتَ﴾ اصل میں (أَاِسْتَغْفَرْتَ) ہے
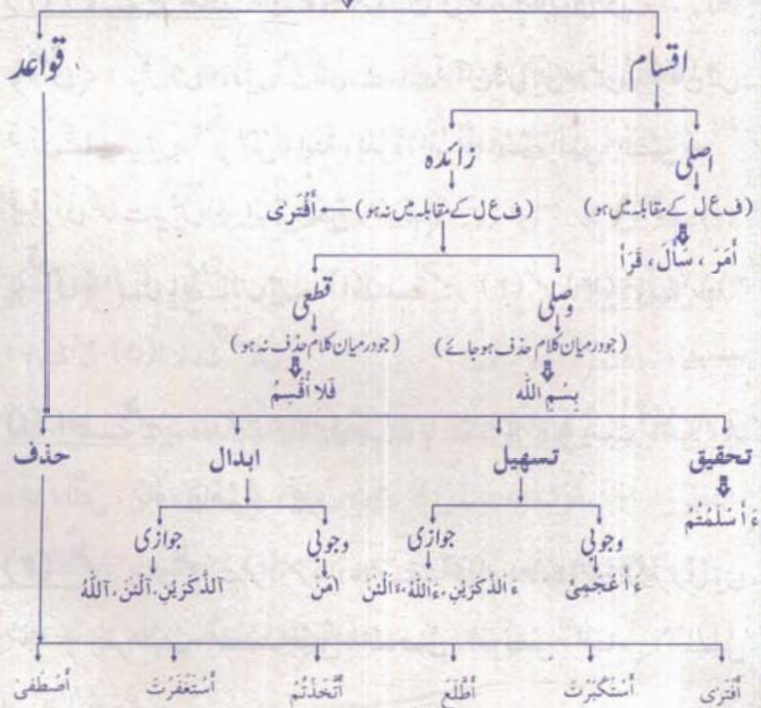
﴿ہمزہ وصلی وقطعی کی پہچان﴾

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) ﴿ **اسم** ﴾: جو اپنا معنی خود بتائے اور کسی زمانہ کا محتاج نہ ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے مصادر (۲) اسمائے غیر مصادر

(۱) اسمائے مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ مثلاً: ﴿ اِمْتِحَانٌ ،اِنْصِرَافٌ ، اِنْتِقَامٌ ﴾

(۲) اسمائے غیر مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی بھی ہوتا ہے اور قطعی بھی۔

﴿ وصلی ﴾: یہ کل دس اسماء ہیں جن میں سے سات قرآن میں ہیں اور تین غیر قرآن میں۔

قرآنی کلمات یہ ہیں: ﴿ اِبْنٌ ، اِبْنَةٌ ، اِمْرُءٌ، اِمْرَاَةٌ، اِسْمٌ، اِثْنَيْنِ، اِثْنَتَيْنِ ﴾

غیر قرآنی کلمات یہ ہیں: ﴿ اِبْنُمٌ اَيْمُنٌ اِسْتٌ ﴾

﴿ قطعی ﴾ اس کی پانچ قسمیں ہیں:۔(۱) اسمائے ضمیر (۲) علم (۳) اسمائے نکرہ (۴) اسمائے جمع (۵) اسمائے تفضیل

(۱) اسمائے ضمیر: وہ اسم جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ مثلاً: ﴿ اَنْتَ ،اَنْتُمَا ، اَنْتُمْ ، اَنَا ، اَنْتُنَّ ، اِيَّاهُ ، اِيَّاهُمْ ﴾ وغیرہ۔

(۲) علم: یہاں علم سے مراد ہمزہ الاعلام ہے۔ یعنی ان اسماء کا ہمزہ جو غیر عربی ہیں۔

مثلاً: ﴿ اِبْرَاهِيْمُ ، اِسْمَاعِيْلُ ، اِسْحَاقُ ، اِدْرِيْسُ ، اِلْيَاسُ ، اِبْلِيْسُ ، اِسْرَائِيْلُ ﴾ وغیرہ۔

(۳) اسمائے نکرہ: وہ اسم جو غیر معین چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ مثلاً: ﴿ اَرْضٌ ، اِنْسَانٌ ﴾ وغیرہ

(۴) اسمائے جمع: یہاں وہ ہمزہ مراد ہے جو کسی اسم مفرد کا جمع بناتے وقت اس کے شروع میں آتا ہے۔ مثلاً: ﴿ أَنْعَامٌ ، أَزْوَاجٌ ، أَقْوَالٌ ، أَعْمَالٌ ، أَصْوَاتٌ ، أَسْمَاءٌ ، أَنْفُسٌ ﴾ وغیرہ۔

(۵) اسم تفضیل: وہ اسم جس میں کسی چیز کی بڑائی بیان کی جائے۔ مثلاً: ﴿ أَحْمَدُ ، أَعْلَمُ ، أَكْبَرُ ، أَظْلَمُ ، أَحْسَنُ ، أَقْسَطُ ، أَشَدُّ ، أَحَبُّ ﴾ وغیرہ

(۲) فعل: جو اپنا معنی خود بتائے اور زمانے کا بھی محتاج ہو۔

فعل میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وصلی (۲) قطعی

(۱) ﴿ وصلی ﴾: وصلی ہمزہ تین قسم کے افعال میں آتا ہے۔

(۱) ثلاثی مجرد کا امر: مثلا: ﴿ اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ ، اِفْتَحْ ، اِشْرَحْ ، اِرْجِعِیْ ، اِهْبِطُوْا ، اِعْلَمُوْا ﴾ وغیرہ۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ کا امر: مثلاً: ﴿ اِنْصَرِفْ ، اِكْتَسِبْ ، اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا ، اِنْفَطِرُوْا ، اِجْتَمِعُوْا ، اِعْتَصِمُوْا ﴾ وغیرہ۔

(۳) ماضی ثلاثی مزید فیہ: اس کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) معروف (۲) مجہول

(۱) معروف: مثلاً: ﴿ اِكْتَسَبَ ، اِنْفَجَرَتْ ، اِسْتَكْبَرَ ، اِفْتَرٰى ، اِرْتَضٰى ، اِهْتَدٰى ﴾ وغیرہ

(۲) مجہول: مثلاً: ﴿ اُنْصُرِفَ ، اُكْتُسِبَ ، اُعْتُمِرَ ، اُجْتُنِبَ ، اُنْتُقِمَ ،

﴿اُسْتُكْبِرَ﴾ وغیرہ

(ب) ﴿قطعی﴾: اس کے تین مواقع ہیں:۔ (۱) باب افعال (۲) مضارع واحد متکلم (۳) ہمزہ استفہام

(۱) باب افعال : مثلاً : ﴿ أَكْرَمَ ، اَنْعَمْتَ ، أَسْرَرْتُ ، أَعْلَنْتَ ، أَكْمَلْتُ ، اَتْمَمْتُ﴾ وغیرہ

(۲) مضارع واحد متکلم: اس کی پھر آگے دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید فیہ

(۱) مجرد کی مثالیں: ﴿ أَعُوْذُ ، أَذْهَبُ ، أَدْخُلُ ، أَشْكُرُ ، أَذْكُرُ، أَضْرِبُ﴾ وغیرہ

(۲) مزید فیہ کی مثالیں: ﴿ أَدْعُوْ رَبِّىْ ، سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ ، أَعْتَزِلُكُمْ ، اَنْتَقِمُ﴾ وغیرہ۔

(۳) ہمزہ استفہام : جب کسی مخاطب سے سوال کرنا ہو تو جملہ کے شروع میں ہمزہ مفتوح زائدہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً :﴿ اَلَمْ تَرَ ، اَتَقُوْلُوْنَ ، اَفَتُؤْمِنُوْنَ ، اَرَأَيْتَ الَّذِىْ ، اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ، اَلَمْ تَعْلَمْ ﴾ وغیرہ

(۳) **حرف** : جو اپنا معنی خود نہ بتائے لیکن دو اسموں یا دو فعلوں یا اسم و فعل کو جوڑنے کا کام دے۔ اس میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) وصلی (۲) قطعی

(۱) ﴿وصلی﴾ : لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ مثلا: ﴿اَلْقَمَرُ ، الشَّمْسُ ، النَّجْمُ ، الرَّحِيْمُ ، الْقُرْآنُ﴾ وغیرہ۔

(۲) ﴿قطعی﴾: باقی تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ مثلاً : ﴿ اِنَّ ، أَنَّ ، اِنْ ، أَنْ ، اِذْ ، اِذَا ، اِنَّا ، اِنَّنَا، اَلَّا﴾ وغیرہ

نقشه
ہمزہ وصلی و قطعی
اسم
فعل
حرف
اسم
اسمائے مصادر
ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے
اِمْتِحَانٌ
اِنْصِرَافٌ
اِنْتِقَامٌ
سمائے غیر مصادر
ہمزہ وصلی
ہمزہ قطعی
قرآن
اِبْنٌ
اِبْنَةٌ
اِمْرَءٌ
اِمْرَأَةٌ
اِسْمٌ
اِثْنَيْنِ
اِثْنَتَيْنِ
غیر قرآن
اِبْنُمٌ
اَيْمُنٌ
اِسْتٌ
اسمائے ضمیر
إِيَّاهُ ، إِيَّاهُمْ
أَنْتَ ، أَنْتُمَا
أَنْتُمْ ، أَنَا ، وغیرہ
علم
إِبْرَاهِيْمُ ، إِسْمَاعِيْلُ
إِسْحَاقُ ، إِدْرِيْسُ
إِلْيَاسُ ، إِسْرَائِيْلُ
اسمائے نکرہ
أَرْضٌ ، إِنْسَانٌ
اسمائے جمع
أَسْمَاءٌ ، أَنْفُسٌ
أَنْعَامٌ ، أَزْوَاجٌ
أَقْوَالٌ ، أَعْمَالٌ
اسمائے تفضیل
أَحْسَنُ ، أَقْسَطُ
أَحْمَدُ ، أَعْلَمُ
أَكْبَرُ ، أَظْلَمُ

فعل
ہمزہ وصلی
ہمزہ قطعی
ثلاثی مجرد کا امر
اِرْجِعِیْ ، اِھْبِطُوْا
اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ
اِفْتَحْ ، اِشْرَحْ
ثلاثی مزید فیہ کا امر
اِنْصَرِفْ ، اِکْتَسِبْ
اِنْفَطِرُوْا ، اِجْتَمِعُوْا
اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا
ماضی ثلاثی مزید فیہ
معروف
اِکْتَسَبَ ، اِنْفَجَرَتْ
اِسْتَکْبَرَ ، اِفْتَرٰی
اِرْتَضٰی ، اِھْتَدٰی
مجہول
اُنْصُرِفَ ، اُکْتُسِبَ
اُغْتُمِرَ ، اُجْتُنِبَ
اُنْتُقِمَ ، اُسْتُکْبِرَ
باب افعال
اَکْرَمَ ، اَنْعَمْتَ
اَسْرَرْتُ ، اَعْلَنْتُ
اَکْمَلْتُ ، اَتْمَمْتُ
مضارع واحد متکلم
سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ
اَعْتَزِلُکُمْ ، اَنْتَقِمُ،
اَسْتَکْبِرُ، اَسْتغفر
اَدْعُوْ رَبِّیْ
اَعُوْذُ ، اَذْھَبُ
اَدْخُلُ ، اَشْکُرُ
اَذْکُرُ، اَضْرِبُ
ہمزہ استفہام
اَلَمْ اَقُلْ لَکُمْ، اَلَمْ تَعْلَمْ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ ، اَرَاَیْتَ الَّذِیْ
اَلَمْ تَرَ، اَتَقُوْلُوْنَ
حرف
ہمزہ وصلی
لام تعریف کا ہمزہ
اَلرَّحِیْمُ ، اَلْقُرْآنُ
اَلشَّمْسُ ، اَلنَّجْمُ
ہمزہ قطعی
باقی تمام حروف کا ہمزہ
اِنَّ ، اَنَّ ، اِنْ
اَنْ ، اِذْ ، اِذَا
اِنَّا ، اِنَّنَا، اَلَا

﴿اجتماع ساکنین﴾

لغوی معنی: دوساکنوں کا جمع ہونا۔ اور **اصطلاحی معنی:** دوساکنوں کا ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہونا۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اجتماع ساکنین علی حدہ (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

﴿اجتماع ساکنین علی حدہ﴾

تعریف: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔

اس کی اجمالاً دو قسمیں ہیں:

۱۔ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو یا عارضی۔ جیسے : ﴿ آلْئٰنَ ، الرَّحِيْمْ﴾

۲۔ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن غیر مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ جیسے : ﴿ الْفَجْرْ ، الْقَدْرْ﴾

﴿تفصیلی قواعد﴾

پہلی قسم کے قواعد:

۱۔ دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو۔ تو دونوں ساکنوں کو وصلاً وقفاً باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿ آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ﴾

۲۔ دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی۔ تو دونوں ساکنوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِيْنْ ، يَعْلَمُوْنْ ، تُكَذِّبَانْ﴾

دوسری قسم کا قاعدہ:

(۱) دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ تو دونوں کو صرف وقفا باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿ اَلْفَجْرْ، اَلْعُسْرْ، اَلْحِجْرْ ﴾

﴿ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ﴾

تعریف: جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر و تبدل کیا جا سکے۔ اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) حذف کرنا (۲) فتحہ دینا (۳) ضمہ دینا (۴) کسرہ دینا

(۱) حذف کرنا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو۔ تو اس کو گرا دیں گے۔ جیسے: ﴿ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، قَالُوْا الْئٰنَ، فِیْ الْاَرْضِ ﴾

(۲) فتحہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ﴿مِنْ﴾ جارہ کا نون ہو، یا ﴿الٓمّٓ اللّٰہ﴾ کا میم ہو۔ تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ مِنَ اللّٰہِ، آلٓمَّ اللّٰہُ ﴾

(۳) ضمہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع ہو یا واؤ لین جمع ہو۔ تو پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ عَلَیْکُمُ الْکِتَابَ، دَعَوُا اللّٰہَ ﴾

(۴) کسرہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مذکورہ تینوں صورتوں میں سے نہ ہو۔ تو پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ، اَوِ ادْعُو الرَّحْمٰنَ، اَحَدُ ن اللّٰہُ ﴾

اجتماع ساکنین
علی حدہ
علی غیر حدہ
ایک کلمہ میں
دو کلموں میں
پہلا ساکن حرف مدہ
پہلا ساکن غیر مدہ
پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا اصلی وقفاً وصلاً باقی رکھیں گے۔
آلْئٰنَ دَآبَّةً
پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا عارضی صرف وقفاً باقی رکھیں گے۔
یَعْلَمُوْنْ، نَسْتَعِیْنْ، تُکَذِّبَانْ
پہلا ساکن غیر مدہ ہو اور دوسرا عارضی صرف وقفاً باقی رکھیں گے
الفجر، القدر
حذف کرنا
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
فِی الْاَرْضِ
قَالُوا الْئٰنَ
ضمہ دینا
عَلَیْکُمُ الْکِتَابَ
دَعَوُا اللّٰہَ
فتحہ دینا
مِنَ اللّٰہِ
الٓمٓ اللّٰہُ
کسرہ دینا
اَحَدُ ۔ اللّٰہُ
قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ

﴿ھاء کا بیان﴾

ہاء کی دو قسمیں ہیں : (۱) اصلی (۲) زائدہ

ہاءِ اصلی : جو (ف ع ل) کے مقابلے میں ہو اور نفس کلمہ کی ہو۔ اس کو جدا کرنے سے معنی خراب ہو جاتا ہو۔ جیسے : ﴿لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ ، لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ، نَفْقَهُ كَثِيْرًا ، فَوَاكِهُ كَثِيْرًا ، غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، لفظ اللّٰه جہاں بھی آئے﴾

ہاءِ زائدہ : جو (ف ع ل) کے مقابلے میں نہ ہو اور نہ ہی نفس کلمہ کی ہو۔ جیسے:

﴿يَرْضَهُ لَكُمْ ، حِسَابِيَهْ﴾

ہائے زائدہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) ہائے مدوّرہ (۲) ہائے سکتہ (۳) ہائے ضمیر

ہائے مدورہ : تانیث کی وہ تائے مدوّرہ ہے، جو وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے : ﴿جَنَّةٌ سے جَنَّهْ ، آيَةٌ سے آيَهْ﴾

ہائے سکتہ : وہ ہائے ساکنہ ہے، جو کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کیلئے لائی جاتی ہے اور اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔ جیسے : ﴿كِتَابِيَهْ (دو جگہ)، حِسَابِيَهْ (دو جگہ)، مَالِيَهْ ، مَاهِيَهْ ، سُلْطَانِيَهْ، لَمْ يَتَسَنَّهْ ، فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾

ہائے ضمیر : واحد مذکر غائب کی وہ ضمیر ہے، جو کلمہ کے آخر میں (بمعنی اُس) لاحق ہوتی ہے۔ جیسے : ﴿أَنْزَلَهُ﴾ (اس نے نازل کیا)

وہ ہاء ہے جو کلمہ کے آخر میں (بمعنی اُس) لاحق ہوتی ہے۔ جیسے : ﴿كِتَابُهُ﴾ (اس کی کتاب)

﴿ ہائے ضمیر کے قواعد ﴾

اس کے دو قاعدے ہیں: (۱) حرکت (۲) صلہ

(۱) ﴿ حرکت ﴾: مکسور ہوگی یا مضموم

ہائے ضمیر مکسور: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر کسرہ ہو یا یائے ساکنہ ہو، تو مکسور ہوگی۔ جیسے :

﴿ بِهٖ ، فِيْهِ ﴾

مستثنیٰ کلمات : ہائے ضمیر مکسور سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں:۔ ﴿ وَمَا اَنْسَانِيْهُ ، عَلَيْهُ اللّٰهَ ، اَرْجِهْ ، فَاَلْقِهْ ﴾

ہائے ضمیر مضموم: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر فتحہ ،ضمہ اور یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو، تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی۔ جیسے : ﴿ لَهُ الْمُلْكُ ، رَسُوْلُهٗ ، اَخَاهُ ، اَخُوْهُ ، اَرْسِلْهُ ﴾

مستثنیٰ کلمات: ہائے ضمیر مضموم سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ جیسے: ﴿ وَيَتَّقْهِ ﴾

(۲) ﴿ صلہ ﴾:

لغوی معنی: کھینچ کر پڑھنا۔ اور اصطلاحی معنی: ہائے ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ مدہ یا یائے مدہ پیدا ہو۔ صلہ کا دوسرا نام اشباع بھی ہے۔

﴿ قاعدہ ﴾ : ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد دونوں متحرک ہوں، تو صلہ ہوگا۔

جیسے : ﴿ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴾

مستثنیٰ: صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے : ﴿ يَرْضَهُ لَكُمْ ﴾

عدم صلہ: ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد اگر کوئی حرف ساکن یا مشدد ہو، تو ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿ مِنْهُ الْكِتَابُ ، فِيْهِ آيَةٌ، لَهُ الْمُلْكُ، لَهُ الدِّيْن ﴾

مستثنیٰ : عدم صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے : ﴿ فِيْهِ مُهَانًا ﴾

﴿نوٹ﴾: ہائے ضمیر پر روم واشمام کے بارے میں قراء کا اختلاف ہے۔

(۱) بعض کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔ (۲) بعض کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک تفصیل ہے۔ اور وہ یہ ہے:

ہائے ضمیر کے ماقبل واؤ ساکنہ ہو۔ جیسے: ﴿عَقَلُوْهُ﴾ یا یائے ساکنہ ہو۔ جیسے: ﴿إِلَيْهِ﴾ یا اس کے ماقبل ضمہ ہو۔ جیسے: ﴿ رَسُوْلُهُ ﴾ یا کسرہ ہو۔ جیسے: ﴿مِنْ رَّبِّهِ ﴾۔ تو وقف بالروم اور وقف بالاشمام جائز نہیں ہوگا۔ باقی صورتوں میں جائز ہے۔ یعنی ہائے ضمیر کے ماقبل زبر ہو۔ جیسے: ﴿لَهُ الدِّيْن﴾ یا ماقبل الف ہو۔ جیسے: ﴿أَخَاهُ﴾ یا ماقبل صحیح ساکن ہو۔ جیسے: ﴿مِنْ لَّدُنْهُ﴾

﴿ہاء کے متعلق تفصیلی نقشہ﴾
اصلی (کلمہ کا جزء ہو)
زائدہ (کلمہ کا جزء نہ ہو)
نَفَقَهُ
فَوَاكِهُ
يَنْتَهِ
تَنْتَهِ
مُتَشَابِهِ
وَانَّهُ
اللّٰه
ہائے ضمیر
ہائے سکتہ
ہائے مدوّرہ
بحالت وصل
بحالت وقف
كِتَابِيَهْ
حِسَابِيَهْ
مَالِيَهْ
مَاهِيَهْ
سُلْطَانِيَهْ
لَمْ يَتَسَنَّهْ
اقْتَدِهْ
حرکت
صلہ
مکسور
مضموم
بحالت وصل
تاء
بحالت وقف
ہاء
جائز
ابدال
ناجائز
اسکان
روم
اشمام
اسکان
جائز
روم
اشمام
تفصیل
جائز
مطلقاً
ناجائز
مطلقاً
شرط
جائز
ناجائز
مستثنیٰ
صلہ
عدم صلہ
ساکن ساکن
مِنْهُ الْكِتَابُ
متحرک ساکن
لَهُ الْكِتَابُ
ساکن متحرک
مِنْهُ أَخَاهُ
متحرک مشدد
لَهُ الدِّيْنُ
مستثنیٰ
فِيْهِ مُهَانًا

﴿وقف کا بیان﴾

لغوی معنی: ٹھہرنا، رکنا- اور اصطلاحی معنی: کلمہ غیر موصول کے آخر پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے: ﴿ مِنكُمْ ، فِيمَا ﴾

﴿ وقف کی اقسام ﴾

وقف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) کیفیت کے اعتبار سے (۲) محل کے اعتبار سے (۳) قاری کے اعتبار سے

﴿وقف کی اقسام﴾

- کیفیت کے اعتبار سے
  - وقف بالسکون
  - وقف بالاسکان
  - وقف بالاشمام
  - وقف بالروم
  - وقف بالابدال
- محل کے اعتبار سے
  - تام
  - کافی
  - حسن
  - قبیح
- قاری کے اعتبار سے
  - اختیاری
  - اضطراری
  - اختباری
  - انتظاری
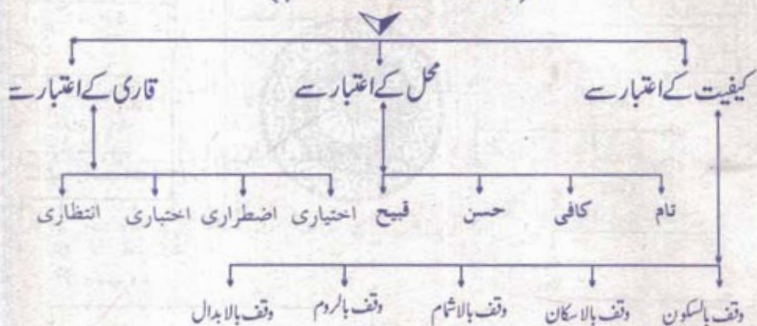
(۱) ﴿وقف: کیفیت کے اعتبار سے﴾

اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) وقف بالسکون: کلمہ کا آخری حرف اگر پہلے سے ساکن ہو، تو وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے: ﴿ أَلَمْ نَشْرَحْ ﴾

(۲) وقف بالاسکان: کلمہ کا آخری حرف متحرک ہو، تو اس کو ساکن کر کے وہاں سانس

اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے : ﴿ الرَّجِیْمِ ﴾ ۔ یہ (زبر، زیر، پیش) تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

(۳) وقف بالاشمام : کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِیْنُ ﴾ ۔ یہ صرف (پیش) پر ہوتا ہے۔

(۴) وقف بالروم: کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو آہستہ آواز میں پڑھنا، کہ قریب والا ہی سن سکے۔ جیسے: ﴿ الرَّحِیْمِ، نَسْتَعِیْنُ ﴾ ۔ یہ (زیر اور پیش) دونوں پر ہوتا ہے۔

(۵) وقف بالابدال : کلمہ کے آخری حرف پر دوزبر کی تنوین ہو، تو اس کو الف سے بدلنا۔ جیسے : ﴿ مَآءً سے مَآءَا ﴾ ۔ یا تائے مدورہ (گول ۃ) ہو، تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدلنا۔ جیسے : ﴿ جَنَّةٌ سے جَنَّهْ ﴾

(۲) ﴿ وقف: محل کے اعتبار سے ﴾

اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) تام (۲) کافی (۳) حسن (۴) قبیح

(۱) تام : ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق نہ ہو۔ جیسے : ﴿ أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

حکم: مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔

(۲) کافی: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے صرف معنوی تعلق ہو۔

جیسے: ﴿ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴾

حکم: مابعد سے ابتداء کریں گے۔

(۳) حسن: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق ہو اور

وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہوتا ہو۔ جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

حکم :(۱) اگر آیت کے درمیان میں وقف ہو۔ جیسے : ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ تو ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

(۲) اگر آیت کے اختتام پر وقف ہو۔ جیسے ﴿ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ تو مابعد سے ابتداء کریں گے۔

(۴) قبیح : ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی ومعنوی تعلق ہو، اور وقف کرنے سے معنی بھی خراب ہوتا ہو۔ جیسے : ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ﴾

﴿حکم﴾: یہ ناجائز ہے، صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔لیکن اس صورت میں بھی ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

(۳) ﴿وقف: قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے﴾

اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱)اختیاری (۲) اضطراری (۳) اختباری (۴) انتظاری

(۱) اختیاری : اختیاری طور پر، استراحت کی غرض سے (علاماتِ وقف پر) ٹھہرنا۔

(۲)اضطراری: جو مجبوری کی حالت میں کیا جائے۔ مثلاً کھانسی وغیرہ کا آجانا۔

(۳)اختباری: امتحان کی غرض سے ممتحن کسی جگہ پر روک دے، تو وقف اختباری کہلاتا ہے۔

(۴)انتظاری: کسی کلمہ پر ٹھہر کر اس کے تمام اختلافاتِ قراءات کو مکمل کرنا۔

﴿سکتہ کا بیان﴾

لغوی معنی: خاموش ہونا، رکنا- اور **اصطلاحی معنی:** کلمہ کے آخری حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کیلئے ٹھہرنا۔

سکتہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

سکتہ لفظی: جب حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ ہو، تو ساکن پر سکتہ کرنا۔

جیسے: ﴿ شَیْءٌ ، قَدْ أَفْلَحَ ، مَنْ اٰمَنَ ﴾

﴿نوٹ﴾: یہ سکتہ روایت حفص میں بطریق شاطبیؒ نہیں۔ البتہ بطریق جزریؒ ہے۔

سکتہ معنوی: جن موقعوں میں دو کلموں کے درمیان معنوی جدائی کو ظاہر کرنا مقصود ہو، تو وہاں سکتہ کیا جاتا ہے۔

روایت حفص میں سکتہ معنوی چار جگہ پر ہوا ہے:

(۱) -﴿ عِوَجًا س قَيِّمًا ﴾ الکهف (۱) (۲) - ﴿ مَّرْقَدِنَا س هٰذَا ﴾ یس (۵۲)

(۳) -﴿ وَقِيلَ مَنْ س رَاقٍ ﴾ القیامة (۲۷) (٤) -﴿ كَلَّا بَلْ س رَانَ ﴾ المطففین (۱٤)

فائدہ: مذکورہ جگہوں پر بطریق شاطبی: سکتہ- اور بطریق جزری سکتہ وعدم سکتہ دونوں جائز ہیں۔

﴿سکتہ﴾
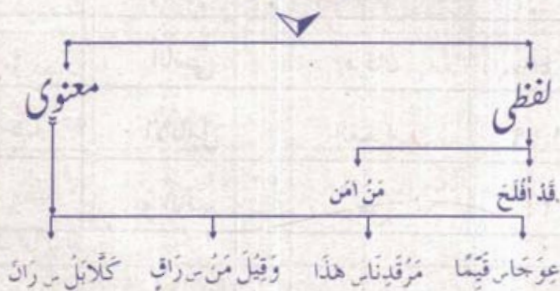
بعض ضروری مسائل

وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے، لیکن بعض مقامات پر الف مرسوم ہوتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

وہ کلمات جن کا الف صرف وقف میں ہی پڑھا جائے گا

الرقم	کلمہ	سورت	آیت	الرقم	کلمہ	سورت	آیت
١	لٰكِنَّا	الكهف	٣٨	٥	سَلَاسِلَا	الدهر	٤
٢	الظُّنُوْنَا	الأحزاب	١٠	٦	قَوَارِيْرَا (پہلا)	الدهر	١٥
٣	الرَّسُوْلَا	الأحزاب	٦٦	٧	أَنَا	یوسف جہاں بھی آئے	٦٩
٤	السَّبِيْلَا	الأحزاب	٦٧				

تنبیہ: وہ اَنَا جو نفس کلمہ کا ہو اس کا الف ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً:

الرقم	کلمہ	سورت	آیت نمبر
١	جَآءَ نَا	الملك	٩
٢	لِقَآءَ نَا	یونس	١٥
٣	وَأَنَابُوْا	زمر	١٧
٤	أَنَاسِيَّ	فرقان	٤٩
٥	الْأَنَامِلَ	العمران	١١٩
٦	وَ أَنَابَ	ص	٢٤

﴿نوٹ﴾: دو کلمات ایسے ہیں جن کو وقفاً دو طرح پڑھ سکتے ہیں۔

ا۔ ﴿فَمَا آتٰنِ﴾ (نمل:۳٦) حذف یاء ﴿فَمَا آتٰنْ﴾ اور اثبات یاء ﴿فَمَا آتٰنی﴾

۲۔ ﴿سَلٰسِلا﴾ (دھر:٤) حذف الف ﴿سَلٰسِلْ﴾ اور اثبات الف ﴿سَلٰسِلَا﴾

وہ کلمات جن کا الف وقفاً وصلاً نہیں پڑھا جائے گا

الرقم	کلمه	سورت	آیت	الرقم	کلمه	سورت	آیت
١	أَوْ يَعْفُوَا	البقرة	٢٣٧	١٢	أَوْ لَا أَذْبَحَنَّهٗ	النمل	٢١
٢	أَنْ تَبُوْءَ ا	المائدة	٢٩	١٣	لَا إِلَى الْجَحِيمِ	الصفات	٦٨
٣	لِتَتْلُوَا	الرعد	٣٠	١٤	أَفَائِنْ	العمران الأنبياء جہاں بھی آئے	١٤٤ ٣٤
٤	لِيَرْبُوَا	الروم	٣٩	١٥	مَلَائِهٖ	یونس جہاں بھی آئے	٧٥
٥	لِيَبْلُوَا	محمد	٤	١٦	مَلَائِهِمْ	یونس	٨٣
٦	نَبْلُوَا	محمد	٣١	١٧	لَشَائْءٍ	الكهف	٢٣
٧	ثَمُودَا	هود، فرقان النجم العنكبوت	٦١ ٣٨ ٥١ ٣٨	١٨	مِنْ نَبَائِ	الأنعام جہاں بھی آئے	٣٤
٨	لَنْ نَدْعُوَا	الكهف	١٤	١٩	وَجَائْءَ	الفجر	٢٣
٩	قَوَارِيرَا (دوسرا)	الدهر	١٦	٢٠	مِائَةٌ	الكهف جہاں بھی آئے	٢٥
١٠	لَا إِلَى اللّٰهِ	آلعمران	١٥٨	٢١	مِائَتَيْنِ	الأنفال جہاں بھی آئے	٦٥
١١	وَلَا أَوْضَعُوا	التوبة	٤٧	٢٢	لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ	الحشر	١٣

﴿چند مخصوص کلمات کا حکم﴾

(☆) - ﴿ضَعْفٍ ضَعْفًا﴾ (الروم:٥٤) ضاد پر فتحہ - اور ﴿ضُعْفٍ ضُعْفًا﴾ ضاد پر ضمہ : دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(☆) - چار کلمات قرآن مجید میں ایسے ہیں جہاں (ص) پر چھوٹا سا (س) لکھا ہوتا ہے - اور وہ یہ ہیں:

(۱) ﴿وَيَبْصُطُ﴾ (البقرة:٢٤٥) (۲) ﴿فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً﴾ (الاعراف:٦٩)

- ان دونوں میں صرف (س) پڑھیں گے۔

(۳) ﴿الْمُصَيْطِرُوْنَ﴾ (الطور:٣٧) - اس میں (س اور ص) دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) ﴿بِمُصَيْطِرٍ﴾ (الغاشية:٢٢) - اس میں صرف (ص) پڑھیں گے۔

لیکن بطریق جزری: مذکورہ چاروں کلمات میں (س اور ص) دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

﴿فوائد﴾:

(۱) - قرآن مجید میں ایک ایسا کلمہ ہے جس میں نون تنوین مرسوم ہے - اور وہ یہ ہے: ﴿كَأَيِّنْ﴾ (آلعمران:١٤٧) وغیرہ

(۲) - قرآن مجید میں دو ایسے کلمات ہیں جہاں نون ساکن کو نون تنوین کی شکل میں لکھا گیا ہے - اور وہ یہ ہیں: ﴿لیکونا﴾ (یوسف:٣٢)، اور ﴿لَنَسْفَعًا﴾ (العلق:١٥)

﴿وآخر دعوانا﴾

﴿أن الحمد لله ربّ العلمين﴾

فہرست مضامین

حصول علم کے گوہر

★ جناب عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" تعلّموا العلم وتعلّموا للعلم السّكينة والحلم وتواضعوا لمن تعلّمون وتواضعوا لمن تعلّمون منه ولا تكونوا جبابرة العلماء فلا يقوم علمكم بجهلكم "

علم سیکھو اور علم کے لیے اطمینان اور بردباری بھی سیکھو اور جس کو تم علم سکھا رہے ہو اور جس سے سیکھ رہے ہو اس کے لیے تواضع وعاجزی اختیار کرو۔ اور متکبر علماء نہ بنو اور تمہارا علم جہالت پر مبنی نہ ہو۔

[جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: ١/١٣٥] [الجامع لأخلاق الراوي للخطيب البغدادي: ١/٩٣]

★ جناب فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" إنّ اللّه يحبّ العالم المتواضع ويبغض العالم الجبّار ومن تواضع لله ورّثه الله الحكمة "

اللہ تعالیٰ عاجزی اختیار کرنے والے عالم کو پسند اور متکبر کو نہ پسند کرتے ہیں اور جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کو دانائی کا وارث بنا دیتے ہیں۔

[جامع بيان العلم وفضله: ١/٩١]

★ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شكوت إلى وكيع سوء حفظي   فأوصاني إلى ترك المعاصي

فأخبرني بأنّ العلم نور   ونور الله لا يعطى لعاصي

میں نے (اپنے استاد) وکیع کو حافظہ کے کمزور ہونے کی شکایت کی۔ تو انہوں نے مجھے وصیت کی کہ اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو۔ کیونکہ علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔

[ديوان الشافعي: ص:٥٤]

محترم قارئین کرام

جناب مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ! اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا! ﴿ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً ﴾ نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہو جائیں گے۔ اور ردی کھجوروں وجو کے بھوسے کی طرح بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

﴿ البخاری: کتاب الرقاق باب ذهاب الصالحين: رقم الحديث/ ٦٤٣٤ ﴾

اگر آپ چاہتے ہیں کہ!

- خالص للّٰہیت کے خطوط اور منہج نبوی ﷺ پر آپ کے بچوں کی تربیت ہو۔
- کتاب وسنت کی روشنی میں پھلنے پھولنے والے افراد تیار ہو کر معاشرے کو روحانی رنگ دیں اور اسلامی تہذیب کے امین بن جائیں۔
- مسلمان عناد و تعصب اور دیگر غلاظتوں سے دور ہو کر محبت اور یگانگت سے ہمکنار ہو جائیں اور ان کو اسلامی افکار سے آشنا کیا جائے۔
- اسلام کے مخالف جملہ فتنوں کی بیخ کنی و سرکوبی ہو اور کلمہ حق کا بول بالا ہو۔
- انحائے عالم واقطار الارض میں بھٹکی ہوئی امت محمدی ﷺ کو صحیح تعلیم و تربیت و تبلیغ کے ساتھ صحیح عقیدہ و عبادات کا فہم اور اس کی اہمیت کا علم ہو۔

تو آیئے! رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمارے ہم رکاب ہو کر دینی حمیت و شعور کا ثبوت دیں شاید کہ امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام و وقار حاصل کر سکے۔

واللہ المستعان وبه الثقة وعليه التكلان

مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان

(البدر) پھول نگر قصور

فون: 04945-512316

فیکس: 04949-510716

0333-4434193, 0333-4296679, 0333-4358421